اٰیاتہا ۳۵ | سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ مَکِّیَّۃٌ (۴۶) (۶۶) | رُکُوْعاتہا ۴

سُورہ احقاف[1] مکہ میں نازل ہُوا۔ اس کی پینتیس آیتیں اور چار رکُوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہُوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ۝ ۲

حٰم (یہ) کتاب غالب (و) حکیم خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَہُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ

ہمنے تو سارے آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے حکمت ہی سے ایک خاص

وَاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝ ۳

وقت تک کے لئے پیدا کیا ہے اور کفار جن چیزوں سے ڈرائے جاتے ہیں اُن سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَرُوْنِیْ مَاذَا

(اے رسول) تم پوچھو تو کہ خدا کو چھوڑ کر جن کی تم عبادت کرتے ہو کیا تمنے ان کو دیکھا ہے مجھے بھی تو دکھاؤ کہ

خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَہُمْ شِرْکٌ فِی السَّمٰوٰتِ ؕ اِیْتُوْنِیْ

ان لوگوں نے زمین میں کیا چیز پیدا کی ہے[2] یا آسمانوں (کے بنانے) میں اُنکی شرکت ہے تو اگر تم سچے

بِکِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ ہٰذَآ اَوْ اَثٰرَۃٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ کُنْتُمْ

ہو تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا (اگلوں کے) علم کا بقیہ ہو تو میرے سامنے پیش

صٰدِقِیْنَ ۝ ۴ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ

کرو اور اُس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو خدا کے سوا ایسے شخص کو پکارے

مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَہٗٓ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَہُمْ عَنْ دُعَآئِہِمْ

جو اُسے قیامت تک جواب ہی نہ دے[3] اور اُن کو پکارنے کی خبر تک نہ

غٰفِلُوْنَ ۝ ۵ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ کَانُوْا لَہُمْ اَعْدَآءً وَّ

ہو۔ اور جب لوگ (قیامت میں) جمع کئے جائیں گے تو وہ (معبود) انکے دشمن[4] ہو

---

[1] اس سورہ میں قرآن کا آسمانی کتاب ہونا، بتوں اور مصنوعی معبودوں کی مذمت رسالت کا استدلال عبداللہ بن سلام کا ایمان کفار عرب کی گفتگو امام حسین علیہ السلام کی مدح ایک کافر کی مذمت، عاق ہونے کا حکم قوم عاد کا قصہ پیغمبران اولوالعزم اور صبر وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

[2] یعنی تم خوب اچھی طرح غور کرو کہ بتوں میں کسی چیز کے پیدا کرنے کی بھی قدرت ہے۔ اگر نہیں ہے تو پھر ان کی پرستش کیوں کرتے ہو۔

[3] کیونکہ وہ تو پتھر ہیں ان میں جواب دینے کی صلاحیت ہی نہیں ہے وہ کیا جواب دیں۔ ۱۲

[4] یہ بتوں کے واسطے نہیں ہے بلکہ خدا کے سوا اور جن جن چیزوں کی لوگ پرستش کرتے ہیں جیسے جنات پری بھوت وغیرہ اور چونکہ ان چیزوں کو عقل ہونے کی وجہ سے غلبہ ہے اس وجہ سے کل پر حکم کر دیا گیا یا یہ بھی ممکن ہے کہ خداوند عالم بتوں میں بھی گویائی کی قوت بروز قیامت عطا فرمائے اور وہ بھی اعضا کی طرح ان کے خلاف گواہی دیں ۱۲

كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا

جائیں گے اور انکی پرستش سے انکار کرینگے اور جب ہماری کھلی کھلی آیتیں اُنکے سامنے پڑھی

بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا

جاتی ہیں تو جو لوگ کافر ہیں حق کے بارے میں جب اُنکے پاس آچکا تو کہتے ہیں یہ تو صریحی

سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ

جادو ہے کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے اسکو خود گڑھ لیا ہے تو (اے رسولؐ تم کہہ دو کہ اگر میں اس کو

فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ

(اپنے جی سے) گڑھ لیتا تو تم خدا کے سامنے میرے کچھ بھی کام [1] نہ آؤ گے۔ جو جو باتیں تم لوگ اسکے بارے میں

فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا ۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

کرتے رہتے ہو وہ خوب جانتا ہے میرے اور تمہارے درمیان وہی گواہی کو کافی ہے اور وہی بڑا بخشنے والا مہربان ہے

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ

(اے رسولؐ تم کہدو کہ میں کوئی نیا رسول [2] تو آیا نہیں ہوں اور میں [3] کچھ نہیں جانتا کہ آئندہ میرے ساتھ

بِيْ وَلَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ

کیا کیا جائیگا اور نہ (یہ کہ) تمہارے ساتھ کیا کیا جائیگا۔ میں بس اُسی کا پابند ہوں جو میرے پاس وحی آئی ہے اور

مُّبِيْنٌ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ

میں تو بس علانیہ ڈرانیوالا ہوں (اے رسولؐ تم کہدو کہ بھلا دیکھو تو کہ اگر یہ (قرآن) خدا کی طرف سے ہو اور تم اس سے انکار

بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ

کر بیٹھے حالانکہ (بنی اسرائیل میں سے) ایک گواہ [4] اس کے مثل کی گواہی بھی دے چکا اور ایمان بھی [5] لے

وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

آیا اور تم نے سرکشی کی (تو تمہارے ظالم ہونے میں کیا شک ہے) بیشک خدا ظالم لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا

پہنچاتا اور کافر لوگ [6] مومنوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ اگر یہ (دین) بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس

[1] یعنی اگر بالفرض میں نے اپنے جی سے گڑھ لیا ہے اور پھر خدائی کلام ہونے کا مدعی ہوں تو افترا کا وبال مجھ پر پڑے گا اور تم بچا نہیں سکتے اور خدا کی طرف سے نازل ہوا جیسا کہ واقع میں ہے تو تم اپنی فکر کرو میرے پیچھے کیا پڑے ہو۔ [2] مجھ سے قبل بھی تو بہت سے رسول آچکے آخر جس چیز کی طرف وہ بلاتے تھے میں بھی اسی کی دعوت دیتا ہوں یعنی توحید پھر کیوں انکار کرتے ہو۔ ۱۲ [3] کفار مکہ کی شرارتیں جب حد سے سوا ہوئیں تو آپؐ نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ہجرت کر کے ایک ایسی جگہ پہنچا ہوں جہاں پانی اور درخت کثرت سے ہیں تو آپ نے اپنے اصحاب سے اس کا ذکر کر دیا تھا اور وہ لوگ خوش تھے کہ اب کفار کے ہاتھوں سے نجات ملے گی اور ہجرت کا تقاضا شروع ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

رسالت کا استدلال

[4] یہ عبداللہ بن سلام کی طرف اشارہ ہے جن کا قصہ مذکور ہو چکا ہے۔ ۱۲ [5] یہ عبداللہ بن سلام کا ذکر ہے ان کے ایمان لانے کی کیفیت یوں منقول ہے کہ یہ اپنے مذہب کے بہت بڑے عالم تھے اور یہودیوں کے پیشوا تھے اور حضرتؐ کی نبوت کی پیشین گوئیاں توریت میں دیکھے ہوئے جب آپ کی خبر معلوم ہوئی تو اگر کہنے لگے میں آپ سے تین سوال کرتا ہوں اگر آپ نے درست جوابات دیئے تو آپ سچے پیغمبر ہیں (۱) قیامت کے آنیکی پہلی علامت کیا ہے آپ نے فرمایا: مشرق کی طرف ایک آگ پیدا ہوگی جو تمام خلقت کو مغرب کی طرف لے جائیگی۔ (۲) بہشت میں سب سے پہلے کیا چیز کھانے کو ملیگی آپ نے فرمایا مچھلی کی کلیجی (۳) لڑکے بعض باپ سے اور بعض ماں سے کیوں رباتی برشبہ

عبداللہ بن سلام کا ایمان

ع ۱۰

سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ

کی طرف ہم پہلے نہ دوڑ پڑتے اور جب قرآن کے ذریعہ سے ان کی ہدایت نہ ہوئی تو اب بھی کہیں

اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝۱۱ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ

گے یہ تو ایک قدیمی جھوٹ ہے اور اس کے قبل موسیٰ کی کتاب پیشوا اور (سراسر) رحمت تھی اور یہ

وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ

(قرآن) وہ کتاب ہے جو عربی زبان میں (اس کی) تصدیق کرتی ہے تاکہ (اسکے ذریعہ سے) ظالموں

ظَلَمُوْا ۣ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۲ۚ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا

کو ڈرائے اور نیکوکاروں کیلئے (از سرتاپا) خوشخبری ہے۔ بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار

اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۱۳

خدا ہے پھر وہ اس پر قائم رہے تو (قیامت میں) اُن کو کچھ خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا

یہی تو اہل جنت ہیں کہ ہمیشہ اُس میں رہیں گے (یہ) اُس کا صلہ ہے جو یہ لوگ (دُنیا میں) کیا کرتے

يَعْمَلُوْنَ ۝۱۴ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ

تھے اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا (کیونکہ) اس کی ماں

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ

نے رنج ہی کی حالت میں اس کو پیٹ میں رکھا اور رنج ہی سے اُس کو جنا اور اُسکا پیٹ میں

ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ

رہنا اور اُس کی دودھ بڑھائی کے تیس ۳۰ مہینے ہوئے یہاں تک کہ جب اپنے پوری جوانی کو پہنچا

سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ

اور چالیس برس (کے سن) کو پہنچتا ہے تو (خدا سے) عرض کرتا ہے پروردگار تو مجھے توفیق عطا فرما کہ تو نے جو

عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ

احسانات مجھ پر اور میرے والدین پر کئے ہیں میں اُن احسانوں کا شکریہ ادا کروں اور یہ (بھی) توفیق دے کہ میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) مشابہ ہوتے ہیں آپ نے فرمایا اگر مرد کی منی پہلے نکلی تو باپ کے اور اگر عورت کی تو ماں کے مشابہ بچہ ہوگا یہ سنکر فوراً ایمان لائے مگر اُنکے ایمان لانے پر یہود خود اُن کو بھی بُرا کہنے لگے ایمان کیا لائے ۱۲ یہ بنو عامر غطفان اسد اور اشجع عرب کے قبیلوں کے قول کی حکایت ہے جو مہینہ مہینہ اسلم اور غفار قبیلوں کے ایمان لانے کے وقت بولے تھے ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

۱۲ اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ کم سے کم حمل کی مدت چھ مہینے ہے کیونکہ خدا دوسری جگہ فرماتا ہے والوالدٰت یرضعن اولادھن حولین کاملین (مائیں اپنے بچوں کو دو برس کامل دودھ پلاتی ہیں) مگر تاریخ کے جاننے والے جانتے ہیں کہ چھ مہینے میں پیدا ہونیوالا بچہ حضرت یحییٰ اور امام حسینؑ کے سوا کوئی دوسرا زندہ نہیں رہا اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کم سے کم اکیس مہینے بچوں کو دودھ پلانا چاہیے کیونکہ تیس میں سے نو مہینے حمل کے نکال کر اکیس بچتے ہیں ۱۲

کفار عرب کی تنگ

لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۵﴾

ایسا نیک کام کروں جسے تو پسند کرے اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح و تقویٰ پیدا کر میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں یقیناً فرمانبردار (مومنوں) میں سے ہوں

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ

یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک عمل ہم قبول فرمائیں گے اور بہشت (کے جانے) والوں میں ہم

عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ فِیْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ

اُن کے گناہوں سے درگزر کریں گے (یہ وہ) سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا

كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَاۤ

جاتا تھا اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تمہارا بُرا ہو کیا تم مجھے دھمکی دیتے ہو کہ

اَتَعِدٰنِنِیْۤ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ ۚ

میں دوبارہ (قبر سے) نکالا جاؤں گا حالانکہ بہت سے لوگ مجھ سے پہلے گذر چکے (اور کوئی زندہ

وَهُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ وَیْلَكَ اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ

نہ ہوا) اور دونوں فریاد کر رہے تھے کہ تجھ پر وائے ہو ایمان لے آ۔ خدا کا وعدہ ضرور سچا ہے

فَیَقُوْلُ مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ

تو وہ بول اٹھا کہ یہ تو بس اگلے لوگوں کے افسانے ہیں یہ وہی لوگ ہیں کہ جنات اور

حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ فِیْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ

آدمیوں کی (دوسری) امتیں جو ان سے پہلے گذر چکی ہیں اُن ہی کے شمول میں اُن پر بھی عذاب

الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا

کا وعدہ متحقق ہو چکا ہے۔ یہ لوگ بیشک گھاٹا اٹھانے والے تھے۔ اور لوگوں نے جیسے کام کئے

عَمِلُوْا ۚ وَلِیُوَفِّیَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَیَوْمَ

ہونگے اُسی کے مطابق سب کے درجے ہونگے اور اسلئے کہ خدا ان کے اعمال کا انکو پورا پورا بدلا دے اور اُن پر کچھ بھی ظلم نہ کیا

یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَیِّبٰتِكُمْ

جائے اور جب ان کفار جہنم کے سامنے لائے جائینگے (تو اُن سے کہا جائے گا کہ) تم تو اپنی دُنیا کی زندگی میں اپنے

امام حسینؑ کی مدح

ایک کافر کی مذمت

۱۵ اگرچہ مفسرین اہلسنت میں سے کسی کی تصریح نظر قاصر سے نہیں گزری مگر تفسیر اہلبیتؑ میں اس کی تصریح موجود ہے کہ یہ آیت دعینا سے مسلمین تک جناب امام حسین علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی اور واقعی جو حالات ابتدائے عمل سے آخر عمر تک امام حسین علیہ السلام کے تھے ان سے پوری مطابقت بھی ہوئی ہے اور آیات خدا میں غور کرنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ ان صفات کا مستحق حضرت کے سوا کوئی دوسرا نظر نہیں آتا۔

۱۲ - ۱۲ - ۱۲

فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ

مزے اُڑا چکے اور اُس میں خوب چین کر چکے تو آج تم پر ذلت کا عذاب کیا

عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ

جائے گا اس لئے کہ تم اپنی زمین میں اکڑا کرتے تھے اور اس لئے

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ

کہ تم بدکاریاں کرتے تھے اور (اے رسولؐ) تم عاد کے بھائی (ہود) کو یاد کرو

اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ

جب اُنھوں نے اپنی قوم کو (سرزمین) احقاف[1] میں ڈرایا اور ان کے پہلے اور ان کے بعد بھی

يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

بہت سے ڈرانیوالے پیغمبر گذر چکے تھے (اور ہودؑ نے اپنی قوم سے کہا) کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو کیونکہ تمہارے بارے میں

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۲۱﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ

ایک بڑے سخت دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں وہ بولے کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیر دو تو

فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ

اگر تم سچے ہو تو جس عذاب کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو لے آؤ۔ ہودؑ نے کہا

اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۡ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّىْٓ

(اس کا) علم تو بس خدا کے پاس ہے اور (میں جو احکام دیکر بھیجا گیا ہوں) وہ تمھیں پہنچائے دیتا ہوں مگر میں تم

اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ

کو دیکھتا ہوں کہ تم جاہل لوگ ہو تو جب ان لوگوں نے اس (عذاب) کو دیکھا کہ بادل کی طرح ان کے میدانوں

اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ

کی طرف امڈا آرہا ہے تو کہنے لگے یہ تو بادل ہے جو ہم پر برس کر رہے گا (نہیں) بلکہ یہ وہ (عذاب) ہے جس کی تم

بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ

جلدی مچا رہے تھے (یہ) وہ آندھی ہے جس میں دردناک (عذاب بھرا) ہے جو اپنے پروردگار کے حکم سے ہر چیز کو تباہ کر ڈالے

[1] احقاف احقف کی جمع ہے اور اس کے معنی اونچے ریگستان کے ہیں یہ ریگستان جہاں حضرت ہودؑ کی قوم عاد رہتی تھی مکہ یمن حضر موت کے قریب جنوبی عمان کے کنارے تھا اور اس بستی کا نام شمر تھا یہاں کے اکثر لوگ خیموں میں رہتے تھے حضرت ہودؑ نے ہر چند ان کی فہمائش کی مگر کچھ اثر نہ ہوا مرشد جو ان کا رئیس تھا۔ ایمان لایا تھا اس نے بھی قوم کی فہمائش کی مگر بے سود ہوا آخر قحط ہوا اور تین یا سات برس تک پانی نہ برسا اس پر بھی جب ان لوگوں نے نہ مانا تو پہلے ابر کی صورت میں آندھی آئی۔ یہ لوگ خوش ہو کر بارش کی امید میں اُس کے نیچے جمع ہو گئے پھر اس میں سے آگ کی چنگاریاں برسنے لگیں اور ان کو اور ان کے خیموں اور ان کے جانوروں کو آسمان زمین کے درمیان اس طرح اڑائے پھری جیسے تنکے اڑتے ہیں یوں ہی سات شبانہ روز یہ آندھی چلتی رہی اور یہ سب کے سب ریت کے نیچے دب کر مر گئے اور حضرت ہودؑ مومنین کو لے کر پہلے ہی باہر چلے گئے تھے۔ ۱۲

رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي

کر دیگی تو وہ ایسے (تباہ) ہوئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا ہم گنہگار لوگوں کی یوں

الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ

ہی سزا کیا کرتے ہیں اور ہم نے ان کو ایسے کاموں میں مقدور دیئے تھے جس میں تمہیں (کچھ

فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۫ فَمَآ

بھی) مقدور نہیں دیا اور انہیں کان اور آنکھ اور دل (سب کچھ دیے تھے) تو چونکہ وہ لوگ

اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ

خدا کی آیتوں سے انکار کرنے لگے تو نہ ان کے کان ہی کچھ کام

مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ

آئے اور نہ اُن کی آنکھیں اور نہ ان کے دِل اور جس (عذاب) کی یہ لوگ ہنسی اڑایا

بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا

کرتے تھے اس نے ان کو ہر طرف سے گھیر لیا اور (اے اہل مکہ) ہمنے تمہارے اردگرد

حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾

کی بستیوں [۱] کو ہلاک کر مارا (اور اپنی قدرت کی) بہت سی نشانیاں طرح طرح سے دکھادیں تاکہ یہ لوگ باز آئیں (مگر کون سنتا

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ

ہے) تو خدا کے سوا جن کو ان لوگوں نے تقرب (خدا) کے لئے معبود بنا رکھا تھا اُنھوں نے (عذاب کے

بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾

وقت) ان کی کیوں نہ مدد کی بلکہ وہ تو ان سے غائب ہوگئے اور انکے جھوٹ اور انکی افترا پردازیوں کی حقیقت

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ

تھی اور جب ہم نے جنوں میں [۲] سے کئی شخصوں کو تمہاری طرف متوجہ کیا کہ وہ دل لگا کر قرآن سُنیں تو جب اُسکے

فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى

پاس حاضر ہوئے تو (ایکدوسرے سے) کہنے لگے خاموش بیٹھے (سنتے) رہو پھر جب (پڑھنا) تمام ہوا تو اپنی قوم کی

ع ۳ ۲ ۱

[۱] مجرہ ثمود اور سدوم وغیرہ جن میں حضرت لوطؑ کی قوم کے لوگ رہتے تھے۔

[۲] حضرت ابوطالبؑ کی وفات کے بعد جب رسول اللہ بالکل بے یار و مددگار رہ گئے تو اس خیال سے کہ شاید کوئی میرا ہمدرد نکل آئے طائف تشریف لے گئے وہاں کے کمبختوں نے مدارات کے بدلے سخت تکلیفیں پہنچائیں آخر یہ نوبت پہنچی کہ بازاری لونڈوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا کہ وہ کمبختی کے مارے مجنوں سمجھ کر ڈھیلے اور پتھر مارنے لگے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں لہولہان ہوگئے۔ (نعوذ معاذ اللہ روحی لک الفدا یا رسول اللہ) غرض حضرتؐ وہاں سے باحال پریشاں مکہ واپس چلے راہ میں کھجوروں کے ایک باغ میں تنہا شب کو قیام کیا نصف شب کے بعد جب نماز تہجد کو اُٹھے تو نصیبین اور نینوا کے رہنے والے سات جنات۔ شاصر۔ ناصر۔ قرش۔ حس۔ ارذا بیان۔ اعلم اور ذریعہ کا اُدھر سے گزر ہوا آپ کو قرآن پڑھتے دیکھ کر ٹھہر گئے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ لوگ ظاہر ہوئے اور ایمان لائے اور پھر اپنے اپنے مقام پر جاکر دین اسلام کو جاری کیا۔ ۱۲

جنات کا قصہ

قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا

طرف واپس گئے کہ (انکو عذاب سے) ڈرائیں تو ان سے کہنا شروع کیا کہ اے بھائیو ہم ایک کتاب سن آئے ہیں

اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ

جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے اور (جو کتابیں) پہلے (نازل ہوئیں) ہیں اُن کی تصدیق کرتی ہے۔

اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۰﴾ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا

سچے (دین) اور سیدھی راہ کی ہدایت کرتی ہے اے ہماری قوم خدا کی طرف بلانے والے کی

دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ

بات مانو اور خدا پر ایمان لاؤ وہ تمہارے گناہ بخش دیگا اور (قیامت) میں تمہیں

يُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۱﴾ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ

دردناک عذاب سے پناہ میں رکھے گا اور جس نے خدا کی طرف بلانیوالے کی بات نہ

اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ

مانی تو (یاد رہے کہ) وہ (خدا کو ہرگز) زمین میں عاجز نہیں کر سکتا اور نہ اُس کے سوا کوئی سرپرست

اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۲﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ

ہوگا۔ یہی لوگ صریحی گمراہی میں ہیں کیا ان لوگوں نے یہ نہیں غور کیا کہ جس خدا نے سارے

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ

آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور اُن کے پیدا کرنے سے ذرا بھی تھکا نہیں وہ اس بات

بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۳﴾

پر قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کرے گا ہاں (ضرور) وہ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَي النَّارِ ۭ اَلَيْسَ هٰذَا

اور جس دن کفار (جہنم کی) آگ کے سامنے پیش کئے جائیں گے (تو اُن سے پوچھا جائیگا)

بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ

کیا اب بھی یہ برحق نہیں ہے۔ وہ لوگ کہیں گے اپنے پروردگار کی قسم ہاں (حق ہے)

بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝۳۴ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ

خدا فرمائے گا تو اب اپنے انکار اور کفر کے بدلے عذاب کے مزے چکھو تو (اے رسول) پیغمبروں میں سے

مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ

جس طرح [1] اولوالعزم (عالی ہمت) صبر کرتے رہے (تم بھی صبر کرو اور) انکے لئے (عذاب) کی تعجیل کی خواہش نہ کرو

يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ

جس دن یہ لوگ اس (قیامت) کو دیکھیں گے جسکا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو (انکو معلوم ہوگا کہ) گویا یہ لوگ (دنیا میں)

نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۳۵

بہت رہے ہونگے تو سارے دن میں سے ایک گھڑی بھر تو بس وہی لوگ ہلاک ہونگے جو بدکار تھے۔

اٰیاتہا ۳۸ (۴۷) سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ (۹۵) رکوعاتہا ۴

[2] سورہ محمد مکانیین من قریۃ کے سوا مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی اڑتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور (لوگوں کو) خدا کے راستے سے روکا خدا نے انکے اعمال اکارت کر دیئے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى

اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کئے اور جو (کتاب) محمدؐ پر اُن کے پروردگار

مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ

کی طرف سے نازل ہوئی ہے اور وہ برحق ہے اس پر ایمان لائے تو خدا نے انکے گناہ ان سے دور کر

بَالَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ

دیئے اور انکی حالت سنواری یہ اس وجہ سے کہ کافروں نے جھوٹی بات کی پیروی کی اور ایمان

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ

والوں نے اپنے پروردگار کا سچا دین اختیار کیا یوں خدا لوگوں کے سمجھانے کے لئے

[1] منجملہ سب انبیا کے پانچ اولوالعزم پیغمبر کہلاتے ہیں ع ۹ ہیں حضرت نوح ابراہیمؑ موسیٰ عیسیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکہ یہی حضرات صاحب دین شریعت اور اپنے سابق ادیان کے ناسخ اور اپنے مابعد کے متبوع تھے۔ ان ہی کو سادات انبیا کہتے ہیں۔ [2] اس سورہ میں حضرت کی رسالت، خدا کا حکم خدا ایمانداروں کا سرپرست ہے۔ ہدایت یافتہ اور گمراہ برابر نہیں ہوسکتے بہشت دوزخ منافقین کی حالت۔ استغفار کا حکم جہاد میں مومنین اور منافقین کی حالت مرتد کی حالت، حضرت علی کی فضیلت، دنیا کھیل تماشا ہے، انسان کا بخل وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ

مثالیں بیان کرتا ہے تو جب تم کافروں سے بھڑو تو (ان کی) گردنیں مارو

الرِّقَابِ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا

یہاں تک کہ جب تم انھیں زخموں سے چور کر ڈالو تو ان کی مشکیں کس لو پھر اس کے بعد

مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚ

یا تو احسان رکھا کر چھوڑ دے) یا معاوضہ لے (کر رہا کرنا) یہاں تک کہ (دشمن) لڑائی کے ہتھیار[1]

ذٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا

رکھ دیں یہ (یاد رکھو) اور اگر خدا چاہتا تو (اور طرح) اُن سے بدلہ لے لیتا اگر اُس نے چاہا کہ تمہاری

بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ

آزمائش[2] ایک دوسرے سے (لڑوا کر) کرے اور جو لوگ خدا کی راہ میں شہید کئے گئے ان کی

يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝ وَ

کارگزاریوں کو خدا ہرگز اکارت نہ کریگا انھیں عنقریب منزل مقصود تک پہنچائے اور اُن کی حالت سنوار

يُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

دے گا اور ان کو اس بہشت میں داخل کریگا جس کا انہیں پہلے سے (شناسا کر رکھا ہے۔ (اے ایمان دارو! اگر تم خدا

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝ وَ

(کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں[3] ثابت قدم رکھے گا۔ اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے تو ڈگمگاہٹ[4] ہے اور خدا ان کے اعمال کو برباد کر دیگا۔ یہ اسلئے کہ

كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا

خدا نے جو چیز نازل فرمائی انھوں نے اس کو (ناپسند کیا) تو خدا نے اُن کی کارستانیوں کو اکارت کر دیا تو

فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ

کیا یہ لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں تو دیکھتے کہ جو لوگ اُن سے پہلے تھے۔ ان کا انجام کیسا خراب

[1] لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ لڑائی میں اپنے ہتھیار ڈال دے مگر اردو محاورات میں لڑائی کا ہتھیار ڈالنا بولتے نہیں ہیں اور عربی میں بھی مضاف یہاں سے محذوف ہے۔ اس وجہ سے یوں ترجمہ کیا گیا ایسے وقت میں شریعت اسلام کے دو حکم ہیں (۱) اگر لڑائی ٹھنی ہو اور دشمن نے ہتھیار نہ ڈالے ہوں اور زخموں سے ..... مع ..... چور بھی نہ ہوئے ہوں تو اسیروں کا فدیہ لینا یا یوں ہی چھوڑ دینا جائز نہیں بلکہ ان کو قتل کرنا یا ہاتھ پاؤں کاٹنا واجب ہے۔ (۲) اگر دشمن زخموں سے چور ہوں اور ہتھیار ڈال دیں تو اسیروں کے بارے میں اختیار ہے کہ فدیہ لے کر چھوڑ دیں یا یوں ہی۔ ۱۲

[2] مومنین کو کفار سے جہاد کریں اور ثواب پائیں اور کفار کو مومنین سے کہ جان کے خوف سے کفر سے توبہ کریں یا صرف مومنین کی آزمائش مقصود ہو کہ کون ایسے وقت خدا اور رسول کی اطاعت کرتا ہے اور کون نافرمانی ۱۲

[3] اس سے وہ لوگ خارج ہیں جو محض مال غنیمت کے لالچ سے جہاد میں شریک ہوتے تھے اور جب سختی پیش آئی تو رسول کو بھی تنہا چھوڑ کر میدان سے چل دیتے کیونکہ خدا پہلے کہہ چکا کہ اگر تم خدا کی مدد کرو گے۔ تو خدا بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھیگا۔ ۱۲

[4] تعس کے معنے یا تو لغزش کے ہیں جس کو ترجمہ میں ڈگمگاہٹ لکھا ہے یا تباہی و بربادی کے ہیں۔ جس کو اردو میں تہس نہس ہو جانا کہتے ہیں عجب نہیں کہ تعس ہی کا تہس نہس ہو۔ ۱۲

قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝ ذٰلِكَ

ہوا کہ خدا نے ان پر تباہی ڈال دی اور اسی طرح (ان) کافروں کو بھی (سزا ملے گی) یہ اس وجہ سے کہ

بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى

ایمان داروں کا خدا سرپرست ہے اور کافروں کا ہرگز کوئی سرپرست نہیں۔

لَهُمْ ۝ ع ۱۱ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

خدا ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے (اچھے) کام کرتے رہے ضرور (بہشت کے) اُن باغوں میں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

جا پہنچائیگا۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ اور جو کافر ہیں وہ (دنیا میں) چین کرتے

يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى

ہیں اور اس طرح (بے فکری سے) کھاتے (پیتے) ہیں جیسے چارپائے کھاتے (پیتے) ہیں اور آخر

لَّهُمْ ۝ ۱۲ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ

ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور جس بستی سے تم کو لوگوں نے نکال دیا[1] اس سے زور میں کہیں بڑھ چڑھ کے بہت

الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝ ۱۳ اَفَمَنْ

سی بستیاں تھیں جن کو ہم نے تباہ و برباد کر دیا تو ان کا کوئی مددگار بھی نہ ہوا تو کیا جو شخص اپنے

كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ

پروردگار کی طرف سے روشن دلیل پر ہو اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جس کی بدکاریاں اسے

وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ۝ ۱۴ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ

بھلی کر دکھائی گئی ہوں اور اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے ہوں۔ جس بہشت کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا جاتا

فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ

ہے اس کی صفت یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں جن میں ذرا بو نہیں اور دودھ کی نہریں ہیں

يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ

جس کا مزا تک نہیں بدلا اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے (سراسر) لذت ہے۔

خدا ایمانداروں کا سرپرست ہے۔

ع ۱۱ ۱۵

[1] مکہ سے آپ کو اس قدر محبت تھی کہ جب آپ ہجرت کے ارادہ سے نکلے تھے تو حسرت کی نظر سے مڑ کر دیکھا اور فرمایا کہ اے مکہ تو مجھے سب شہروں سے زیادہ پسند تھا اگر کفار مجھے نہ ستاتے تو میں ہرگز تجھے نہ چھوڑتا۔ ۱۲

ہدایت یافتہ اور گمراہ برابر نہیں

وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

اور صاف شفاف شہد کی نہریں ہیں اور وہاں ان کے لئے ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے

وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا

پروردگار کی طرف سے بخشش ہے (بھلا یہ لوگ) ان کے برابر ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے

مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ

اور ان کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائیگا تو وہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا اور (اے رسول) انمیں سے بعض ایسے بھی ہیں

حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

جو تمہاری طرف کان لگائے رہتے ہیں یہاں تک کہ سب سن سنا کر جب تمہارے پاس سے نکلتے ہیں تو جن لوگوں

مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

کو علم (قرآن) دیا گیا ہے اُن سے کہتے ہیں (کیوں بھئی) ابھی اس شخص نے کیا کہا تھا یہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر خدا نے (کفر کی)

وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى

علامت مقرر کر دی ہے اور آپ اپنی نفسانی خواہشوں پر چل رہے ہیں اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں انکو خدا (قرآن کے ذریعے سے) مزید ہدایت

وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ

کرتا ہے اور ان کو پرہیزگاری عطا فرماتا ہے۔ تو کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ ان پر اک

تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ

بارگی آجائے تو اس کی نشانیاں [1] آ ہی چکی ہیں تو جس وقت قیامت ان (کے سر) پر آپہنچے گی پھر

ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ

انہیں نصیحت کہاں مفید ہو سکتی ہے تو سمجھ لو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور (ہم سے) اپنے [2] اور ایمان دار

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ ع

مردوں اور ایماندار عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگتے رہو اور خدا تمہارے چلنے پھرنے اور ٹھہرنے سے (خوب) واقف ہے

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ

اور مومنین کہتے ہیں کہ (جہاد کے بارہ میں) کوئی سورہ کیوں نہیں نازل ہوتا۔ لیکن جب کوئی صاف صریح معنوں کا

[1] قیامت کے قریب ہونے کی ایک بڑی علامت تو خود حضرت رسول ہی ہیں اس کے علاوہ اور بھی بہت سی چیزیں ہیں۔ جو ایک طولانی حدیث میں ابن عباس رضؓ سے منقول ہے۔ اسکا خلاصہ یہ ہے کہ جب لوگ نماز کو ضائع کر دینگے نفسانی خواہشوں کی پیروی کریں گے دنیا کی تعظیم کریں گے۔ دین کو دنیا سے بیچ ڈالیں گے۔ جب مومن بدی کو دیکھے گا اور اُس کے دور کرنے کی قوت نہ ہوگی تو اُس کا دل اس طرح پگھلے گا جیسے پانی میں نمک ظالم حکام اور بدکار وزیر ہونگے۔ اچھی بات بُری ہو جائے گی اور بُری اچھی خائن امین مقرر ہوگا۔ اور امین خائن سمجھا جائے گا جھوٹے تو سچے بن جائیں گے اور سچے لوگ جھوٹے سمجھے جائیں گے۔ عورتیں حکومت کریں گی۔ لونڈیوں سے مشورہ کیا جائے گا۔ لڑکے ممبروں پر بیٹھیں گے جھوٹ ظرافت، شغل محفل ہوگا۔ زکوٰۃ تاوان سمجھی جائے گی۔ والدین پر ظلم ہوگا۔ عورتیں زیادہ ہوں گی۔ دُمدار ستارہ ظاہر ہوگا۔ دوست بیزار ہوں گے۔ زنا کا بازار گرم ہوگا۔ عورتیں تجارت میں شوہروں کی شریک ہوں گی۔ بارش کم ہوگی۔ تنگ دست ذلیل ہوگا۔ عورتیں مردوں کی طرح گھوڑوں پر سوار ہوں گی۔ سود کی ترقی ہوگی۔ گانے والیاں کثرت سے ہوں گی۔ صفیں بہت سی ہوں گی مگر دلیں بغض ہوگا۔ دولت مند سیر و تماشہ کی غرض سے متوسط تجارت کے لئے اور فقراء دکھانے کے لئے حج کریں گے۔ پردہ داری دور ہو جائے گی۔ جھگڑا بہت ہوگا۔ ازیں قبیل اور بہت سی باتیں ہیں جو کل کی کل اس وقت پائی جاتی ہیں۔ ۱۲

ع ۸ ۱۲

[2] یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت رسول تمام گناہوں سے پاک اور معصوم تھے باوجود اس کے استغفار کا حکم یا تو اس وجہ سے ہے کہ نفس کو انکسار اور تواضع کی عادت رہے یا اسوجہ سے ہے کہ امت کے لوگ اس عادت کو سیکھیں اور تمہاری پیروی کریں یا یہ مقصود ہے کہ طلب عصمت (باقی بر صفحہ بعد)

سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ

سورہ نازل ہو اور اس میں جہاد کا بیان ہو تو جن لوگوں کے دل میں (نفاق کا) مرض ہے تم ان کو دیکھو گے

قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ

کہ تمہاری طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے کسی پر موت کی بیہوشی (چھائی) ہو (کہ اسکی آنکھیں پتھرا جائیں) تو ان پر وائے ہو

مِنَ الْمَوْتِ ۭ فَاَوْلٰى لَهُمْ ۝۲۰ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۭ فَاِذَا

(اُن کے لئے اچھا کام تو) فرماں برداری اور پسندیدہ بات ہے۔ پھر

عَزَمَ الْاَمْرُ ۭ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝۲۱ فَهَلْ

جب لڑائی ٹھن جائے تو اگر یہ لوگ خدا سے سچے رہیں تو ان کے حق میں بہت بہتر ہے۔

عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا

(منافقو) کیا تم سے کچھ دُور ہے کہ اگر تم حاکم بنو تو روئے زمین میں فساد پھیلانے اور اپنے رشتے

اَرْحَامَكُمْ ۝۲۲ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى

ناتوں کو توڑنے لگو یہ وہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور (گویا خود اُسنے) ان (کے کانوں) کو

اَبْصَارَهُمْ ۝۲۳ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰي قُلُوْبٍ

بہرا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے تو کیا یہ لوگ قرآن میں (ذرا بھی) غور نہیں کرتے یا (اُنکے) دلوں پر تالے

اَقْفَالُهَا ۝۲۴ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ

(لگے ہوئے) ہیں بے شک جو لوگ راہ ہدایت صاف صاف معلوم ہونے کے بعد بھی اُلٹے پاؤں (کفر کی طرف)

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ۝۲۵

پھر گئے شیطان نے اُنھیں (بہتے دے کر) ڈھیل دے رکھی ہے اور ان (کی تمناؤں) کی رسیاں دراز کر دی

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ

ہیں یہ اس لئے کہ جو لوگ خدا کی نازل کی ہوئی (کتاب) سے بیزار ہیں یہ ان سے کہتے ہیں کہ بعض کاموں

فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ۝۲۶ فَكَيْفَ اِذَا

میں ہم تمہاری ہی بات مانیں گے اور خدا ان کے پوشیدہ مشوروں سے واقف ہے تو جب فرشتے اُن کی جان

جہاد میں مومنین اور منافقین کی حالت

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) کرو کہ آئندہ بھی گناہوں سے محفوظ رہو یا یہ مطلب ہے کہ سب سے قطع نظر کر کے خدا ہی کی طرف متوجہ ہو جاؤ یا یہ کہ مستحبات بھی اگر ترک ہو گئے ہوں تو اس کی بھی معافی مانگو۔ اسی وجہ سے یہ جملہ مشہور ہے سیات الابرار حسنات المقربین یعنے جو باتیں گنہگاروں کے حق میں بُری نہیں سمجھی جاتی ہیں وہ بھی نیکوں کے لئے جرمی ہیں۔ سچ ہے ؎ جنکے رتبے ہیں سوا اُنکو سوا مشکل ہے

(حاشیہ صفحہ ہذا)

لہ اسی بنا پر صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ میں ایک حدیث حضرت رسول سے منقول ہے کہ قیامت میں میں اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو دیکھوں گا کہ جہنم کی طرف کھینچے جاتے ہیں میں اس وقت فرشتوں سے کہوں گا۔ ہائیں یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ اس کے جواب میں خدا کا حکم ہوگا۔ تم نہیں جانتے ہو کہ ان لوگوں نے تمہارے بعد کیا کیا اور جب تم نے فات پائی تو اسی وقت مرتد ہو گئے۔ ۱۲

تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾

نکالیں گے اس وقت ان کا کیا حال ہوگا ان کے چہروں پر ان کی پشت پر مارتے جائیں گے یہ اس

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ

سبب سے کہ جس چیز سے خدا ناخوش ہوتا ہے اس کی تو یہ لوگ پیروی کرتے ہیں اور جس میں لہ خدا کی خوشی

فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۲۸﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

ہے اس سے بیزار ہیں تو خدا نے ان کی کارستانیوں کو اکارت کر دیا۔ کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں نفاق کا مرض ہے

اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ

یہ خیال کرتے ہیں کہ خدا دل کے کینوں کو کبھی ظاہر نہ کرے گا اور اگر ہم چاہتے تو ہم تمہیں ان لوگوں کو دکھا دیتے

فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ؕ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَ

تو تم ان کی پیشانی ہی سے ان کو پہچان لیتے اور تم انہیں انکے اندازِ گفتگو ہی سے ضرور پہچان لوگے اور خدا تو

اللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ

تمہارے اعمال سے واقف ہے اور ہم تم لوگوں کو ضرور آزمائیں گے تاکہ تم میں جو لوگ جہاد کرنیوالے

مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور (تکلیف) جھیلنے والے ہیں ان کو دیکھ لیں اور تمہارے حالات جانچ لیں بے شک جن لوگوں پر (دین

وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ

کی) سیدھی راہ صاف ظاہر ہوگئی اس کے بعد انکار لہ کر بیٹھے اور (لوگوں کو) خدا کی راہ سے روکا اور

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾

پیغمبرؐ کی مخالفت کی تو وہ خدا کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے اور وہ ان کا سب کیا کرایا اکارت کر دیگا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ

اے ایماندارو خدا کا حکم مانو اور رسول کی فرماں برداری کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ

لَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ

کرو۔ بے شک جو لوگ کافر ہوگئے اور لوگوں کو، خدا کی راہ سے روکا،

لہ ابن مردویہ اور ابن عساکر نے ابو سعید خدری سے اس آیت کے بارے میں روایت کی ہے کہ تم علیؑ کے بغض سے ان کو پہچان لوگے اور پھر ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ رسالت مآبؐ کے زمانے میں منافقین کو صرف علیؑ کی دشمنی سے پہچانتے تھے دیکھو تفسیر درمنثور۔ جلد ۶۔ صفحہ ۶۶۔ سطر ۲۶ مطبوعہ مصر ۱۳۱۰ھ

لہ حافظ ابوبکر بن مردویہ نے روایت کی ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو علیؑ کی خلافت کے بارے میں حضرت رسولؐ کی مخالفت کرتے تھے اور اسی کی مؤید وہ دونوں روایتیں ہیں جو گزشتہ صفحہ میں مذکور ہو چکیں ۱۲ - ۱۲

حضرت علیؑ کی فضیلت

سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝ ۳۴

پھر کافر ہی مرگئے تو خدا ان کو ہرگز نہیں بخشے گا تو تم ہمت نہ ہارو

فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۚ وَاللّٰهُ

اور (دشمنوں کو) صلح کی دعوت نہ دو تم غالب ہو ہی اور خدا تو تمہارے ساتھ

مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝ ۳۵ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ

ہے اور ہرگز تمہارے اعمال (کے ثواب کو کم نہ کریگا)، دنیاوی زندگی تو بس کھیل تماشا ہے اور

وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا

اگر تم (خدا پر) ایمان رکھوگے اور پرہیزگاری کروگے تو وہ تم کو تمہارے اجر عنایت فرمائیگا۔

يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۝ ۳۶ اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَ

اور تم سے تمہارے مال نہیں طلب کرے گا اور اگر وہ تم سے مال طلب کرے اور تم سے چمٹ کے

يُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ۝ ۳۷ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا

مانگے بھی تو تم (ضرور) بخل کرنے لگو اور خدا تو تمہارے کینہ کو ضرور ظاہر کرکے رہے گا۔ دیکھو

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا

تم لوگ وہی تو ہو کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے بلائے جاتے ہو تو بعض تم میں ایسے بھی ہیں جو بخل

يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ

کرتے ہیں اور (یاد رہے کہ) جو بخل کرتا ہے تو خود اپنے ہی سے بخل کرتا ہے اور خدا تو بے نیاز ہے اور تم (اسکے)

تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝ ۳۸ ع

محتاج ہو اور اگر تم (خدا کے حکم سے) منہ پھیروگے تو خدا تمہارے سوا اور لوگوں کو بدل دیگا۔ اور وہ تمہارے ایسے (بخیل) نہ ہونگے۔

اٰيَاتُهَا ۲۹ | سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۱) (۴۸) | رُكُوْعَاتُهَا ۴

سورۂ فتح مدینہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لہ اس سورہ میں صلح حدیبیہ فتح خیبر فتح مکہ کفار پر غلبہ بیعت کا حکم منافقین کی حالت جہاد سے پسپائی کی مذمت مومنین پر خدا کے احسانات بیعت رضوان حضرتؐ کے اہلبیتؑ کی مدح وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲ سلہ اسکی توجیہیں ص فرہ ۸۱۲ میں مذکور ہو چکی ہیں ۱۲ سلہ ہجرت کے چھٹے سال حضرتؐ نے خواب دیکھا کہ میں خدا کے حکم سے چند اصحاب کے ساتھ مکہ گیا خانہ کعبہ کا طواف کیا اور عمرہ بجا لایا آپنے یہ خواب مسلمانوں سے بیان کیا اصحاب یہ سمجھے کہ اس کی تعبیر اسی سال ظاہر ہوگی غرض آپ پہلی ذیقعدہ کو سات سو آدمیوں کے ساتھ عمرہ کے قصد سے روانہ ہوگئے اور قربانی کے اونٹ بھی لے لئے۔ جب مکہ کے قریب ذوالحلیفہ پر پہنچے اور احرام باندھا تو جاسوسوں کے ذریعہ سے آپ کو معلوم ہوا کہ کفار مکہ نے آپ کی آمد کی خبر سن کر جنگ کا ارادہ کیا ہے اور خالد بن ولید وغیرہ دو سو سواروں کے ساتھ مکہ سے باہر نکلکر بلدح مکہ کے سیلانہ پر ٹھہرے ہیں اور روسائے قریش متفق الفظ آپکی عداوت پر کمربستہ اور جنگ پر آمادہ ہیں اسی اثنا میں آپ حدیبیہ پر پہنچے تو آپ کا اونٹ چلتے چلتے رک گیا اور پھر نہ چلا تب آپ نے وہیں قیام کیا حدیبیہ ایک خشک شدہ کنواں تھا صحابہ نے اسے کھودا مگر پانی نہ نکلا آخر جب آپ نے وضو کرکے ایک گلی اس میں ڈالی اور دعا کی تو چشمہ پھوٹا غرض جب یہ خبریں متواتر آپ تک پہنچیں تو آپ نے اصحاب سے مشورہ کیا کہ تم لوگ ان سے جنگ کروگے یا جب وہ تم پر حملہ کرینگے تب ان کا صرف جواب دوگے اصحاب بولے ہم لوگ تو زیارت کعبہ کو آئے ہیں دوسری ہی صورت اچھی ہے جب آپ نے ان لوگوں کو پست ہمت پایا تو صلح کا خیال دل میں پیدا ہوا حضرتؐ عثمانؓ سے کہا کہ تم مکہ میں جاؤ اور کفار سے کہو کہ ہم جنگ کرنے نہیں آئے ہیں صرف اعمال عمرہ بجا لاکر چلے جائیں گے مگر حضرت عثمانؓ نے عذر کیا کہ اب خاندان عدی کعب میں کوئی باقی نہیں جو میری مدد کو اٹھ کھڑا ہوگا مجھے لوگ مار ڈالیں گے (باقی آئندہ)

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ

(اے رسول یہ خدیبیہ کی صلح نہیں بلکہ ہم نے حقیقتاً تمکو کھلم کھلا فتح عطا کی تاکہ خدا تمھاری امت کے اگلے

مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ

اور پچھلے گناہ معاف کردے ۱؎ اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے اور تمہیں سیدھی راہ پر

صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ وَيَنصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ۝

ثابت قدم رکھے اور خدا تمھاری زبردست ۲؎ مدد کرے

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ

وہ وہی (خدا) تو ہے جس نے مومنین کے دلوں میں تسلی نازل فرمائی تاکہ اپنے

لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ ۗ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ

(پہلے) ایمان کے ساتھ اور ایمان کو بڑھائیں اور سارے آسمان و زمین کے

وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ لِّيُدْخِلَ

لشکر تو خدا ہی کے ہیں اور خدا بڑا واقف کار حکیم ہے تاکہ مومن مرد

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا

اور مومنہ عورتوں کو (بہشت) کے باغوں میں جا پہنچائے جن کے نیچے نہریں

الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ۚ وَكَانَ

جاری ہیں اور یہ وہاں ہمیشہ رہیں گے اور ان کے گناہوں کو ان سے دور کر دیگا۔ اور

ذَٰلِكَ عِندَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ

یہ خدا کے نزدیک بڑی کامیابی ہے اور منافق مرد اور منافق عورتوں اور مشرک مرد

وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّينَ

اور مشرک عورتوں پر جو خدا کے حق میں بُرے بُرے خیال رکھتے ہیں۔

بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۖ وَغَضِبَ

عذاب نازل کرے اُن پر مصیبت کی بڑی گردش ہے اور خدا ان پر غضب ناک ہے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) آپ عثمانؓ کو بھیجے ان کے بہت سے اعزہ موجود ہیں غرض حضرت عثمانؓ و دیگر پیغام دے کر بھیجے گئے راستہ میں قبیلہ ہوازن کے ترایان ابن سعید سے ملاقات ہوگئی اس نے ان کی بہت خاطر کی اور اپنے گھوڑے پر آگے بٹھالیا جب مکہ میں پہنچے اور پیغام پہنچایا تو وہ لوگ جہالت پر اڑ گئے اور کہنے لگے ہم محمدؐ کو مکہ کے اندر آنے نہ دیں گے اگر تیرا جی چاہے تو طواف کرلے۔ جب یہ جواب لے کر پٹنے لگے تو اُن کو مقید کر دیا اور یہاں اصحاب میں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ وہ مار ڈالے گئے اسوقت آپ نے اصحاب کو ایک درخت کے نیچے جمع کیا اور ان سے اس بات پر بیعت لی کہ لڑائی سے کبھی نہ بھاگیں گے۔ کفار سے لڑینگے۔ یہاں تک کہ مارے جائیں یا فتح ہو جب آپ اس سے فارغ ہوئے تو طرفین سے صلح کی گفتگو ہوئی کئی آدمی اس میں آئے اور گئے آخر بڑی تو تو میں میں کے بعد جناب امیرؑ حضرتؐ کے حکم سے صلحنامہ لکھنے لگے تو ایک ایک لفظ پر وہ بحثیں کیں کہ صلح کا ہونا مشکل ہوگیا جناب امیرؑ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا تو کفار بولے ہم رحمٰن اور رحیم کو نہیں جانتے وہی بسمک اللھم لکھو غرض یہ طے ہوا تو حضرت علیؑ نے ہذا ما قضے علیہ محمد رسول اللہ لکھا تو پھر کفار اسقدر برافروختہ ہوئے کہ آپ نے فرمایا اس کو کاٹ دو حضرت علیؑ نے عرض کی میں تو اپنے ہاتھ سے اس کو نہیں کاٹ سکتا تو آپ نے خود اس کو کاٹ کر محمد بن عبداللہ لکھا غرض بعد خرابی بسیار یہ صلح ہوئی کہ دس برس تک دونوں فریق میں جنگ موقوف رہے اس سال حضرتؐ رسولؐ بے عمرہ کیے واپس جائیں اور اس وقت مکہ میں تو نہیں مگر جہاں تک کفار جانے دیں اور اونٹوں کو لے جاکر سرمنڈوائیں اور قربانی کریں اور واپس چلے جائیں۔ آئندہ سال کفار تین روز کے لئے مکہ کو خالی کر دیں مگر کوئی مسلمان مکہ میں تین روز سے زیادہ نہ رہے اور نہ اسلحہ تین دن کے اندر اپنی تلوار میان سے نکالے دوران صلح میں اگر کوئی کافر مسلمانوں سے جا ملے تو واپس کیا جائے لیکن اگر کوئی مسلمان کفار (باقی آئندہ)

اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝

اور اس نے اس پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے جہنم کو تیار کر رکھا ہے اور وہ (کیا) بُری جگہ ہے

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا

اور سارے آسمان و زمین کے لشکر خدا ہی کے ہیں اور خدا تو بڑا واقف کار (اور) غالب

حَكِيْمًا ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ۙ

ہے (اے رسول) ہم نے تم کو (تمام عالم کا) گواہ اور خوشخبری دینے والا اور دھمکی دینے والا

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَ

(پیغمبر بنا کر) بھیجا تاکہ (مسلمانو) تم لوگ خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور

تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ

اس کو بزرگ سمجھو اور صبح اور شام اسی کی تسبیح کرو بے شک جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا

اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ

ہی سے بیعت کرتے ہیں خدا کی قوت و قدرت تو سب کی قوت پر غالب ہے تو جو عہد کو

نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰي نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا

توڑے گا تو اپنے نقصان کے لئے عہد توڑتا ہے اور جس نے اس بات کو جس کا اس نے

عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ سَيَقُوْلُ

خدا سے عہد کیا ہے۔ پورا کیا تو اس کو عنقریب ہی اجر عظیم عطا فرمائیگا۔ جو گنوار لہ دیہاتی

لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَ

(حدیبیہ سے) پیچھے رہ گئے اب وہ تم سے کہیں گے کہ ہمکو ہمارے مال اور لڑکے بالوں نے

اَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ

روک رکھا۔ تو آپ ہمارے واسطے (خدا سے) مغفرت کی دُعا مانگئے یہ لوگ اپنی زبان سے ایسی

فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا اِنْ

باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں (اے رسول) تم کہدو کہ اگر خدا تم لوگوں کو نقصان پہنچانا چاہے یا تمہیں

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)
سے جاملے تو واپس نہ کیا جائے اگر کوئی مسلمان یا کافر مکہ یا مدینہ میں کسی ضرورت سے جائے تو جان و مال سے محفوظ رہے غرض صلحنامہ جوں توں کر کے لکھا گیا مگر اس قدر دب کر صلح کرنے سے مسلمانوں کی بڑی دلشکنی ہوئی اور طرح طرح کے وسوسے اور خیالات دلوں میں پیدا ہونے لگے۔ حتےٰ کہ حضرت عمرؓ خود فرماتے ہیں۔ اس دن جیسا گہرا شک مجھے حضرتؐ کی نبوت میں ہوا جب سے مسلمان ہوا کبھی نہ ہوا تھا اس پر بھی اکتفا نہ کی حضرت رسولؐ سے دو بدو گفتگو بھی کی اور اس پر بھی وہ شک زائل نہ ہوا تو حضرت ابوبکرؓ سے اس قسم کی باتیں ہوئیں غرض آپ کے بعد تمام مسلمانوں کو کفار کے محمد دو مقام پر سر منڈوانے اور قربانی کا حکم دیا مگر لوگوں نے مکرر کہنے پر بھی نہ کیا تو آپؐ رنجیدہ ہو کر حضرت ام سلمہؓ کے خیمے میں چلے گئے اور لوگوں کی حالت بیان کی

نوٹ حضرت ام سلمہؓ نے عرض کی آپ اپنے اونٹ قربانی کردیں اور سر منڈوائیں اور ان لوگوں سے کچھ نہ کہیئے غرض آپ نے ایسا ہی کیا تب مسلمانوں نے بھی قربانی کی صلح حدیبیہ اگرچہ بظاہر بہت دب کر ہوئی مگر حقیقتاً اس میں مسلمانوں کی بڑی جیت تھی اس وجہ سے خدا نے اس پر صلح کو فتح مبین فرمایا کیونکہ ایک تو ابتدائے اسلام میں آئے دن کی لڑائی سے مسلمان بچنے نہ پاتے تھے اب دس برس کا اطمینان ہو گیا کہ اتنی لمبی چوڑی مدت میں مسلمان اچھی طرح اپنے سامان درست کر سکتے تھے۔ دوسرے یہ معلوم تھا کہ کفار کی طرف سے بدعہدی ضرور ہوگی اور ہوئی کہ بنی خزاعہ اور بنی بکر عرب کے دو قبیلے تھے بنی خزاعہ مسلمانوں کے طرفدار تھے اور بنی بکر کفار کے اور یہ دونوں صلح کے شرائط میں داخل بھی تھے مگر چند روزوں میں جنگ ہو گئی اور کفار نے درپردہ بنی بکر کی مدد کی صلح ٹوٹ گئی مسلمانوں کو حجت بالغہ آئی اور دوسرے ہی سال مکہ پر چڑھ دوڑے اور خدا کا کرنا مکہ (باقی آئندہ)

اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا

فائدہ پہنچانے کا ارادہ کرے تو خدا کے مقابلہ میں تمہارے لئے کس کا بس چل سکتا ہے بلکہ جو کچھ تم

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۱﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ

کرتے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے (یہ فقط تمہارے حیلے ہیں) بات یہ ہے کہ تم یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ

وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِىْ قُلُوْبِكُمْ

رسول اور مومنین ہرگز کبھی اپنے لڑکے بالوں میں پلٹ کر آنے ہی کے نہیں (اور سب مارے ڈالے جائینگے) اور یہی بات

وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَمَنْ لَّمْ

تمہارے دلوں میں کھپ گئی تھی اور (اسی وجہ سے) تم طرح طرح کی بدگمانیاں کرنے لگے تھے اور (آخر کار) تم لوگ آپ برباد ہوئے

يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ

اور جو شخص خدا اور اسکے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے (ایسے) کافروں کے لئے جہنم کی آگ تیار کر

سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ

رکھی ہے اور سارے آسمان و زمین کی بادشاہت خدا ہی کی ہے جسے چاہے بخشے

لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

دے اور جسے چاہے سزا دے اور خدا تو بخشنے والا

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ

مہربان ہے۔ (مسلمانو) اب جو تم (خیبر کی) غنیمتوں کے لینے کو جانے لگو گے تو جو لوگ

اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ

(حدیبیہ سے) پیچھے رہ گئے تھے تم سے کہیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ چلنے دو یہ چاہتے

اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ

ہیں کہ خدا کے قول کو بدل دیں تم (صاف) کہدو کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چلنے پاؤ

اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ

گے خدا نے پہلے ہی سے ایسا فرما دیا ہے تو یہ لوگ کہیں گے کہ تم لوگ تو ہم سے حسد رکھتے ہو (خدا ایسا

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) بے لڑے بھڑے فقط مسلمانوں کے رعب سے فتح ہوگیا۔ تیسرے جب حضرت رسول صلح حدیبیہ سے فارغ ہوکر خیبر کی طرف متوجہ ہوئے کیونکہ وہاں کے یہودی بھی مسلمانوں کو پریشان کیے رہتے تھے اور پھر خدا کی شان تھوڑی محنت میں خدا کے فضل اور حضرت علی کی قوت بازو سے خیبر بھی فتح ہوگیا۔ اور مسلمانوں کو بہت کچھ مال غنیمت ہاتھ لگا۔ چوتھے اسی زمانہ میں رومیوں نے اہل فارس پر فتح پائی جس کی پیشین گوئی اور شرط کا قصہ سورہ میں گزر چکا یہ بھی گویا مسلمانوں ہی کی فتح تھی کیونکہ کفار اس کے بعد بہت شکستہ دل ہوگئے تھے ان کے علاوہ اور بھی بہت سے مصالح تھے غرض یوں حضرت کا خواب سچا ہوکر رہا اور شک کرنے والے یوں ہی رہ گئے۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۶۸ تا ۷۰ مطبوعہ مصر وغیرہ۔

(حاشیہ صفحہ ۸۱۶)

۱۱ یہ اُن منافقین کا ذکر ہے جو مدینہ یا اس کے اطراف میں رہتے تھے اور اس خیال سے کہ اب کی دفعہ مسلمان مکہ سے بچ کر تو واپس آئیں گے نہیں۔ حدیبیہ کے سفر سے منہ موڑا تھا مگر جب آپ خیبر کو جانے لگے تو ان لوگوں نے مال کے لالچ سے ساتھ جانا چاہا۔ مگر آپ نے ان لوگوں کو اجازت نہ دی اور اسی وجہ سے خیبر کی غنیمت کا حصہ صرف ان ہی لوگوں نے پایا جو حدیبیہ میں شریک تھے۔ ان آیات میں ان ہی لوگوں کا تذکرہ ہے۔ ۱۲

حدیبیہ میں شریک ہونے والوں کا ذکر

كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ

کیا کہے گا) بات یہ ہے کہ یہ لوگ بہت ہی کم سمجھتے ہیں جو گنوار پیچھے رہ گئے تھے اُن سے کہدو کہ

مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ

عنقریب ہی تم ایک سخت جنگ جو قوم کے (ساتھ لڑنے کے) لئے بلائے [1] جاؤ گے کہ تم (یا تو) ان سے

شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا

لڑتے ہی رہو گے یا وہ مسلمان ہی ہو جائیں گے پس اگر تم (خدا کا) حکم مانو گے تو خدا تم کو اچھا

يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ

بدلہ دے گا اور اگر تم نے جس طرح پہلی دفعہ سرتابی کی تھی۔ اب بھی

مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى

سرتابی کرو گے تو وہ تم کو دردناک عذاب کی سزا دے گا (جہاد سے پیچھے رہ جانے کا)

حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ

نہ تو اندھے ہی پر کچھ گناہ ہے اور نہ لنگڑے پر گناہ ہے اور نہ بیمار پر گناہ ہے اور جو شخص خدا

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

اور اُس کے رسول کا حکم مانے گا تو وہ اس کو (بہشت کے) اُن سدا بہار باغوں میں داخل

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾

کریگا جنکے نیچے نہریں جاری ہونگی اور جو سرتابی کریگا۔ وُہ اس کو دردناک عذاب کی سزا دیگا جس وقت

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ

مومنین تم سے درخت کے نیچے (لڑنے مرنے) کی بیعت کر رہے تھے تو خدا ان سے (اس بات پر) راضی

الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ

خوش ہوا [2]۔ غرض جو کچھ اُن کے دلوں میں تھا خدا نے اسے دیکھ لیا پھر ان پر تسلی نازل فرمائی اور انھیں

وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ

اُسکے عوض میں بہت جلد فتح عنایت کی اور (اسکے علاوہ) بہت سی غنیمتیں (بھی) جو انھوں نے حاصل کیں۔

[1] اگرچہ اس میں اختلاف ہے۔ کہ ان سے کون لوگ مراد ہیں۔ مگر سچ یوں ہے کہ ان سے جنگ حنین۔ موتہ۔ تبوک والے لوگ مراد ہیں۔ اور حضرت رسولؐ کے بعد کی لڑائیوں کا اس سے مُراد لینا بالکل بے معنی ہے۔ ۱۲-۱۲

[2] اس بیعت کی کیفیت گزشتہ صفحات میں لکھ چکا ہوں اس سے یہ شبہ نہ ہو کہ ان تمام بیعت کرنے والوں سے خدا ہمیشہ کے لئے راضی ہو گیا اور یہ لوگ جنتی بن گئے کیونکہ اول تو خدا نے تمام بیعت کرنے والوں سے خوشنودی کا اظہار کیا نہیں بلکہ صرف مومنین سے اور وہ بھی ہمیشہ کے لئے نہیں، بلکہ وہ اس وقت خوش ہوا جس وقت ان لوگوں نے بیعت کی اب رہی آئندہ کی حالت تو جیسی کرنی ویسی بھرنی تو خلاصہ مطلب اس آیت کا یہ ہوا کہ خدا سچے ایمان داروں کے اس فعل سے ضرور خوش ہوا۔

مجبور معذور ہے

بیعت رضوان

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ

(عطا فرمائیں) اور خدا تو غالب (اور) حکمت والا ہے۔ خدا نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا

كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ

تھا کہ تم ان پر قابض ہوگے تو اُس نے تمہیں یہ (خیبر کی غنیمت) جلدی سے دلوادی اور (حدیبیہ سے)

النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ

لوگوں کی دست درازی کو تم سے روک دیا اور غرض یہ تھی کہ یہ مومنین کے لئے (قدرت کا) نمونہ ۱۲ ہو اور

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲۰﴾ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ

خدا تم کو سیدھی راہ پر لے چلے۔ اور دوسری ۱۳ (غنیمتیں بھی دیں) جن پر تم قدرت نہیں رکھتے تھے

اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَلَوْ

(اور) خدا ہی ان پر حاوی تھا اور خدا تو ہر چیز پر قادر ہے اور اگر کفار تم سے

قَاتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ

لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے پھر وہ نہ (اپنا) کسی کو سرپرست ہی

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ

پاتے نہ مددگار یہی خدا کی عادت ہے جو پہلے ہی سے چلی آئی ہے۔

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ

اور تم خدا کی عادت کو بدلتے نہ دیکھو گے اور وہ وہی تو ہے جس نے تم کو ان کفار پر

عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ

فتح دینے کے بعد مکہ کی سرحد میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک

عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ الَّذِيْنَ

دیئے اور تم لوگ جو کچھ بھی کرتے تھے۔ خدا اُسے دیکھ رہا تھا۔ یہ وہی لوگ تو ہیں

كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ

جنھوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد الحرام (میں جانے) سے روکا اور قربانی کے

۱۲ جب مسلمان خیبر کے محاصرہ میں مشغول تھے تو قبیلہ بنی اسد نے ارادہ کیا کہ مدینہ میں مسلمانوں کے گھر لوٹ لیں اور ان کی عورتوں بچوں کو قیدی بنائیں مگر خدا نے مسلمانوں کا ایسا رعب ان کے دل میں ڈالا کہ یہ لوگ اپنی جگہ سے نہ ہلے ان ہی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔

۱۳ خیبر کے حالات تواریخ میں تفصیلاً مذکور ہیں اور میں بھی اس کو اجمالاً صفحہ ۱۸۵ میں ذکر کر چکا ہوں تو چونکہ خدا نے بھی اس کے قصہ کی تصریح نہیں فرمائی اس وجہ سے میں بھی یہاں ترک کرتا ہوں۔ ۱۲

۱۴ اس سے حنین وغیرہ کی غنیمت کا اشارہ ہے۔ ۱۲

۱۵ نئی فتح ہے جو صلح حدیبیہ کے وقت مسلمانوں کو نصیب ہوئی۔ عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں کہ جناب امیر ابھی صلح نامہ لکھ ہی رہے تھے کہ کفار قریش کے ستر اسّی آدمی مسلمانوں پر چھاپہ مارنے کے ارادہ سے جبل تنعیم کی راہ سے چپکے سے اُتر آئے مسلمانوں کو جوش تھا ہی حضرت رسولؐ نے بددعا کی معمولی کوشش میں سب گرفتار ہوگئے مگر آپ نے بمصلحت ان سب کو چھوڑ دیا ورنہ خاص مکہ ہی میں تلوار چل جاتی اور صلح ہوتی بھی تو نہ ہوتی۔ ۱۲-۱۲-۱۲

مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَ

جانوروں کو بھی (نہ آنے دیا) کہ وہ اپنی (مقرر) جگہ (میں) پہنچنے سے رُکے رہے اور اگر[1] کچھ ایسے ایماندار

نِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ

مرد اور ایماندار عورتیں نہ ہوتیں جن سے تم واقف نہ تھے کہ تم ان کو (لڑائی میں کفار کے ساتھ) پامال کر ڈالتے

مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ

پس تم کو انکی طرف سے بے خبری میں نقصان پہنچ جاتا (تو اسی وقت تم کو فتح ہوئی مگر تاخیر اسلئے (ہوئی)

مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ

کہ خدا جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے اور اگر وہ ایماندار کفار سے الگ ہو جاتے تو ان میں سے جو لوگ کافر تھے

عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ

ہم انہیں دردناک عذاب کی ضرور سزا دیتے (یہ وہ وقت تھا) جب کافروں نے اپنے دلوں میں ضد ٹھان لی تھی۔

الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى

اور ضد بھی جاہلیت کی سی تو خدا نے اپنے رسول اور مومنین (کے دلوں پر) اپنی طرف سے

رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ

تسکین نازل فرمائی اور ان کو پرہیزگاری کی بات پر قائم رکھا۔ اور یہ لوگ

كَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾ ع

اسی کے سزاوار اور اہل بھی تھے اور خدا تو ہر چیز سے خبردار ہے بے شک

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ

خدا نے اپنے رسول کو سچا مطابق واقع خواب دکھایا تھا کہ تم لوگ انشاء اللہ

الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ

مسجد الحرام میں اپنے سر منڈوا کر اور اپنے تھوڑے سے بال کتروا کر بہت امن و

رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ

اطمینان سے داخل ہو گے (اور) کسی طرح کا خوف نہ کرو گے تو جو بات تم نہیں جانتے تھے

[1] مطلب یہ ہے کہ مکہ میں اس وقت چونکہ کفار کا غلبہ تھا اسی وجہ سے بہت سے لوگ مسلمان تھے مگر بالکل اسی طرح دبے چھپے کہ خود مسلمانوں کو بھی ان کا کچھ حال معلوم نہ تھا۔ تو اگر کفار سے لڑائی ہوتی تو گیہوں کے ساتھ یہ بے چارے بھی کفار کے ساتھ پس جاتے اور چونکہ یہ واقعی مسلمان تھے تو انکو دیت بھی دینی چاہیئے اسی بنا پر ان کا نقصان ہوتا۔ ۱۲

ع ۹ ۱۱ ۱۳

تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ۚ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِيْٓ

اس کو معلوم تھی تو اس نے فتح مکہ سے پہلے ہی بہت جلد فتح (خیبر) عطا کی وہ وہی تو ہے

اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى

جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر

الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ

غالب رکھے اور گواہی کے لئے تو بس خدا کافی ہے محمدؐ خدا کے رسول ہیں اور جو لوگ [1]

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ

اُن کے ساتھ ہیں کافروں پر بڑے سخت اور آپس میں بڑے رحم دل ہیں تو اُن کو

رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ

دیکھے گا (کہ خدا کے سامنے) جھکے سر بسجود ہیں خدا کے فضل اور اسکی خوشنودی کے خواستگار

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ

ہیں کثرت سجود کے اثر سے ان کی پیشانیوں میں گھٹے پڑے ہوئے ہیں یہی اوصاف اُن کے

مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ڔ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ

توریت میں بھی ہیں اور یہی حالات انجیل میں (بھی مذکور) ہیں وہ گویا ایک کھیتی ہیں جس نے (پہلے

شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ

زمین سے) اپنی سوئی نکالی پھر (اجزا زمین کو غذا بنا کر) اسی سوئی کو مضبوط کیا تو وہ موٹی ہوئی

يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

پھر اپنی جڑ پر سیدھی کھڑی ہوگئی اور اپنی تازگی سے کسانوں کو خوش کرنے لگی (اور جلد ترقی اسلئے دی)

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾

تاکہ انکے ذریعہ کافروں کا جی جلائے جو لوگ [2] ایمان لائے اور اچھے (اچھے) کام کرتے رہے خدا نے ان سے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے

اياتها ۱۸ | سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۶) (۴۹) | رکوعاتها ۲

سورۂ [3] حجرات مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

[1] اس آیت کی تفسیر میں اختلاف ہے کہ اس سے کون لوگ مراد ہیں بعض نے تو خواہ مخواہ کی یہ کھینچ کی ہے کہ الذین معہ سے خلفاء اور اشداء سے فلاں فلاں طرح ہر لفظ سے ایک خاص شخص کو مراد لیا ہے مگر یہ بھی نہ سوجھی کہ اس صورت میں قرآن کی عبارت حد اعجاز تو بڑی چیز ہے معمولی بھی نہیں رہے گی بلکہ بالکل غلط ہو جائے گی کیونکہ الذین معہ مبتدا ہے اور اشداء وغیرہ اس کی خبر ہے اور اس صورت میں معلوم نہیں یہ لوگ مبتدا کس کو بنائیں گے غضب خدا کا ان لوگوں نے اتنا بھی غور نہ کیا اور اوندھے سیدھے جو منہ میں آیا کہہ گئے اور اس کو روایت بھی بنا ڈالا اور ابن عباسؓ وغیرہ کی طرف منسوب بھی کر دیا خدا تعصب کا برا کرے وہ انسان کو عقل سے بھی دور پھینک دیتا ہے۔ بہرحال ان مفسروں کے اقوال تو ہرگز قابل توجہ نہیں خود قرآن کے الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ یہ کس کی مدح ہے۔ یہ بالکل واضح ہے کہ یہ رسولؐ کے ان اصحاب کی مدح ہے جن میں یہ تمام صفات پائے جاتے ہیں اب غور کرو کہ یہ تمام صفتیں جن میں پائی جاتی ہیں وہی سکا مستحق ہے لیکن چونکہ بقول رسولؐ اسکے بعد کی آیت علی بن ابیطالبؑ کی شان میں ہے لہٰذا قرینہ یہ کہتا ہے کہ یہ بھی ان ہی کے یا ان کے مثل جو ان تمام صفات سے متصف ہوں انکی شان میں ہے واللہ بس باقی ہوس [2] ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے پر کچھ لوگوں نے حضرت رسولؐ سے پوچھا کہ یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے آپ نے فرمایا قیامت کے دن نور کا ایک علم (لواء الحمد) تیار ہوگا اور ایک منادی آواز دے گا کہ سید المومنین اور مومنین کھڑے ہو جائیں یہ سنکر علی بن ابیطالبؑ کھڑے ہو جائیں گے تو ان کے ہاتھ میں وہ علم دیا جائے گا اور اسکے نیچے مہاجرین اور انصار میں سے وہ مومنین جو سابقین اولین ہیں سب کے سب جمع ہو جائیں گے اور ان میں انکے سوا کوئی اور نہ ہوگا پھر علی ایک نور کے منبر پر بیٹھیں گے اور (باقی آئندہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ

اے ایمان دارو! خدا اور رسولؐ کے سامنے کسی بات میں آگے نہ بڑھ جایا

رَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

کرو اور خدا سے ڈرتے رہو بے شک خدا بڑا سننے والا واقفکار ہے اے ایمان دارو!

اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا

(بولنے میں) تم اپنی آوازیں پیغمبرؐ کی آواز سے اونچی [1] نہ کیا کرو اور جس طرح تم آپس

تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ

میں ایک دوسرے سے زور (زور) سے بولا کرتے ہو اُن کے روبرو زور سے نہ بولا کرو

اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ

(ایسا نہ ہو) کہ تمہارا کیا کرایا سب اکارت ہو جائے اور تمکو خبر بھی نہ ہو بیشک جو لوگ رسول خدا کے سامنے

اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ

اپنی آوازیں دھیمی کر لیا کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو خدا نے پرہیزگاری کے لئے

اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

جانچ لیا ہے۔ اُن کے لئے (آخرت میں) بخشش اور بڑا اجر ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاۗءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا

(اے رسول) جو لوگ تم کو حجروں کے باہر سے آواز دیتے ہیں ان میں کے اکثر بے عقل ہیں

يَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ

اور اگر یہ لوگ اتنا تامل کرتے کہ تم خود نکل کر اُن کے پاس آجاتے (تب بات کرتے) تو

خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ

یہ اُن کے لئے بہتر تھا اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے [2] اے ایمان دارو! اگر کوئی بدکردار تمہارے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ایک ایک کرکے سب لوگ انکے سامنے پیش کئے جائیں گے اور یہ ہر ایک کو اس کا اجر اور نور عطا کریں گے جب آخر شخص کی نوبت آئے گی تو ان لوگوں سے کہا جائے گا تم لوگوں نے اپنے اپنے مقام و منزلت کو جنت میں دیکھا تمہارے پروردگار نے تو تم سے یہ کہہ دیا تھا کہ میری بارگاہ میں تمہارے لئے مغفرت اور اجر عظیم یعنے بہشت ہے پھر علی اٹھیں گے اور یہ سب مومنین اُن کے علم کے نیچے ہونگے پھر اُن سب کو جنت میں جا پہنچائیں گے پھر اپنے منبر کی طرف پلٹیں گے اور برابر مومنین ان کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور انکے ہاتھ سے بہشت کا اپنا اپنا حصہ لیں گے اسکے بعد کچھ لوگوں کو جہنم میں ڈلوا دینگے یہی مطلب ہے خدا کے قول الذین امنوا الایۃ اور الذین کفروا وکذبوا بایاتنا اولئک اصحب الجحیم کا یعنی علیؑ کے حق کی ولایت کی وجہ سے لوگ جنت و جہنم کے مستحق ہونگے اور انکا حق سارے جہان پر واجب ہے دیکھو شواہد التنزیل حاکم ابوالقاسم حسکانی ۱۲ ۵۳ اس سورہ میں رسولؐ سے بات کرنیکی تہذیب ہر واقعہ کو تحقیق کرکے کچھ عمل کرنا دو گروہ آپس میں لڑیں تو صلح کرادو مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں تسخر کی مناہی طعنہ زنی بدگمانی غیبت کی ممانعت پرہیزگاری کا درجہ ایمان و اسلام میں فرق ہدایت کرکے خدا نے احسان کیا وغیرہ مذکور ہے ۱۲

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[1] بخاری ابن منذر ابن مردویہ نے عبداللہ ابن زبیر سے یہ روایت کی ہے کہ ایک دفعہ حضرت رسولؐ کے پاس بنی تمیم کے کچھ لوگ آئے تو حضرت ابوبکرؓ بول اٹھے کہ ان لوگوں کا حاکم قعقاع ابن معبد کو بنائیے۔ اس پر حضرت عمرؓ کہنے لگے نہیں یہ ٹھیک نہیں اقرع بن حابس کو ان کا امیر بنائیے۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے کہا تم میری مخالفت کرتے ہو اس پر حضرت عمرؓ نے کہا مجھے (باقی آئندہ)

[2] نزول آیت کے بعد حضرت عمرؓ کا یہ حال تھا کہ جب حضرت رسولؐ سے بات کرتے تھے تو اتنا آہستہ بولتے تھے کہ حضرت رسولؐ کو دوبارہ پوچھنا پڑتا تھا

جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ
پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا لہ کرو (ایسا نہ ہو) کہ تم کسی قوم کو نادانی سے نقصان
فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ
پہنچاؤ پھر اپنے کئے پر نادم ہو اور جان رکھو، کہ تم میں خدا کے پیغمبرؐ (موجود) ہیں بہتیری
رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ
باتیں ایسی ہیں کہ اگر رسول ان میں تمہارا کہا مان لیا کریں تو (اُلٹے) تم ہی مشکل میں پڑ جاؤ۔
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ
لیکن خدا نے تو تمہیں ایمان کی محبت دے دی ہے۔ اور اس کو تمہارے دلوں میں عمدہ
وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ
کر دکھایا ہے۔ اور کفر اور بدکاری اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر دیا ہے۔ یہی لوگ
هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ وَاللّٰهُ
خدا کے فضل و احسان سے راہِ ہدایت پر ہیں۔ اور خدا تو بڑا واقفکار
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَاِنْ طَاۗىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا
حکمت والا ہے اور اگر مومنین لہ میں سے دو فرقے آپس میں لڑ پڑیں تو ان
فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَي الْاُخْرٰى
دونوں میں صلح کرا دو۔ پھر اگر ان میں سے ایک (فریق) دوسرے پر زیادتی کرے
فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْۗءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ
تو جو (فرقہ) زیادتی کرے تم (بھی) اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع
فَاۗءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ
کرے۔ پھر جب رجوع کرے تو فریقین میں مساوات کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف سے کام لو۔
اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا
بیشک خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ مومنین تو آپس لہ میں بس بھائی بھائی ہیں تو

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) تمہاری مخالفت منظور نہیں ہے۔ غرض اس قسم کی باتیں ہوتے ہوتے دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں تو خدا نے انکی تنبیہ کیلئے یہ آیت نازل کی دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۸۳ مطبوعہ مصر ۱۲۔

لہ ان تمام آیات کے شانِ نزول میں اختلاف ہیں مگر احکام کی حیثیت سے عام ہیں ۱۲

(حاشیہ صفحہ ھذا) رفع

لہ ولید بن عقبہ جو حضرت عثمان کے مادری بھائی بھی تھے اور انکی خلافت کے زمانہ میں سعد ابن ابی وقاص کے بعد کوفہ کے گورنر بھی تھے اور انہی نے ایک دن لوگوں کو صبح کی چار رکعت نماز پڑھائی تھی اور پھر یہ بھی پوچھا تھا کہ اگر کہو تو اور زیادہ کر دوں اور حضرت عثمانؓ نے یہ خبر سنکر انکو الگ کر دیا تھا۔ غرض انہی کو حضرت رسولؐ نے بنی مصطلق سے زکوٰۃ وصول کرنے کو بھیجا اور ان دونوں میں پہلے ہی سے کچھ خلش تھی جب یہ قریب پہنچے تو وہ لوگ انکے استقبال کو نکلے آپ یہ سمجھے کہ لوگ ہمیں مارنے آتے ہیں بس پھر کیا تھا آپ وہیں سے پھرے اور مدینہ میں آکے دم لیا اور حضرت سے گڑھ کے یہ کہدیا کہ وہ لوگ مرتد ہو گئے اور زکوٰۃ نہیں دیتے۔ یہ سنکر حضرتؐ کو رنج ہوا اور اُن سے جہاد کا قصد ہوا۔ یہ خبر اُن لوگوں کو پہنچی تو وہ ڈرے ہوئے حضرت کے پاس آئے اور عرض کی یہ ہم لوگوں پر بالکل افترا و بہتان ہے ہم لوگ خدا اور رسولؐ کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں مگر آپ کو ان لوگوں کا وثوق نہ ہوا اور فرمایا تم لوگ توبہ کرو ورنہ میں ایسے شخص کو بھیجوں گا جو بمنزلہ میری جان کے ہے جو تم سے جہاد کرے گا اور تمہاری عورتوں اور بچوں کو اسیر کریگا یہ کہہ کر حضرت علیؑ کے شانہ پر ہاتھ مار کر اس کو بھیجونگا۔ اس کے بعد آپنے خالد بن ولید کو تحقیقات کے واسطے بھیجا تو ان کو ارکان اسلام بجا لاتے پایا اور یہ پلٹ آئے اسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ دیکھو تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ مطبوعہ مصر ۱۲۔

لہ اسکے ماقبل کی آیت (باقی آئندہ)

بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا

اپنے دو بھائیوں میں میل جول کرا دیا کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا

ایمان دارو تم میں سے کسی قوم کا مرد (دوسری قوم کے) مردوں کی ہنسی لہ نہ اڑائے ممکن ہے کہ وہ لوگ

خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا

(خدا کے نزدیک) ان سے اچھے ہوں اور نہ عورتیں لہ عورتوں سے (تمسخر کریں) کیا عجب ہے کہ وہ

مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ

ان سے اچھی ہوں اور تم آپس میں ایک دوسرے کو طعنے نہ دو نہ ایک دوسرے کا بُرا نام دھرو

بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ

ایمان لانے کے بعد بدکاری (کا) نام ہی بُرا ہے اور جو لوگ باز نہ آئیں تو ایسے

يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

ہی لوگ ظالم ہیں۔ اے ایمان دارو بہت سے گمان (بد) سے

اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ

بچے رہو کیونکہ بعض بدگمانی گناہ ہے اور آپس میں (ایک دوسرے کے حال کی ٹوہ

لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ

میں نہ رہا کرو اور نہ تم میں سے ایک دوسرے کی غیبت لہ کرے کیا تم میں سے کوئی

اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

اس بات کو پسند کریگا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تم اُس سے (ضرور) نفرت کرو گے اور

تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى

خدا سے ڈرو۔ بیشک خدا بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے لوگو ہم نے تو سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور

وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ

ہم ہی نے تمہارے قبیلے اور برادریاں بنائیں تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرے اسمیں شک نہیں کہ خدا کے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)
کے متعلق ولید بن عقبہ کے بیان پر اصحاب کے دو گروہ ہوگئے پھر لوگ تو حضرت کو بنی مصطلق کی سزا کے لئے لشکر بھیجنے کی رائے دیتے اور کچھ اس کے خلاف تھے ان ہی دونوں گروہوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

لہ ایک روز حضرت رسول خدا ایک خچر پر سوار ہو کر انصار کے مجمع میں پہنچے اور وہاں کچھ ٹھہر گئے تو خچر نے پیشاب کیا اس پر عبداللہ ابن سلول نے اپنی ناک پر ہاتھ رکھ لیا اور گستاخانہ بولا۔ اس خچر کو ہٹاؤ اس کی بدبو نے دماغ خراب کر دیا۔ عبداللہ بن رواحہ کو یہ بات ناگوار گذری اور بولے اس کی بو تو تجھ سے اچھی ہے حضرت رسول خدا تو وہاں سے چلے گئے۔ مگر پھر دونوں میں بات بڑھی اور آخر زبان سے ہاتھ پاؤں تک نوبت پہنچی اور پھر دونوں کے قبیلے اوس و خزرج جن کی لڑائیاں مشہور ہیں چڑھ دوڑے اور خوب مار پیٹ ہونے لگی۔ جب یہ خبر حضرت کو ہوئی تو آپ پھر تشریف لائے اور دونوں میں صلح کرا دی۔ انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲۔

(حاشیہ صفحہ ھذا) لہ ثابت بن قیس چونکہ بہرا تھا اس وجہ سے لوگ اس کو حضرت کی باتیں سننے کے خیال سے قریب بٹھاتے ایک دن صبح کی نماز میں آیا تو ایک رکعت نماز ہو چکی تھی بعد نماز کے لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے جب یہ فارغ ہوا تو پھاندتا ہوا حضرت کے پاس پہنچا اور ایک شخص سے جگہ خالی کرنے کو کہا مگر وہ نہ ہٹا تو یہ غصہ میں بیٹھ گیا جب دن نکلا تو ثابت نے اس سے پوچھا تو کون ہے اس نے اپنا نام بتایا تو ثابت نے کہا اب معلوم ہوا تو فلاں عورت کا بیٹا ہے۔ الخ (باقی آئندہ)

اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۳﴾ قَالَتِ الْاَعْرَابُ

نزدیک تم سب میں بڑا عزت دار وہی ہے جو بڑا پرہیزگار ہو بیشک خدا بڑا واقفکار خبردار ہے عربی دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان

اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا

لائے (اے رسولؐ) کہدو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ (یوں) کہو کہ اسلام لائے حالانکہ ایمان کا تو ابھی

يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَ

تک[۱] تمہارے دلوں میں گزر ہوا ہی نہیں اور اگر تم خدا کی اور اس کے رسول کی

رَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

فرمانبرداری کروگے تو خدا تمہارے اعمال میں سے کچھ کم نہیں کریگا۔ بیشک خدا بڑا بخشنے

رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ

والا مہربان ہے (سچے مومن) تو بس وہی ہیں جو خدا اور اُسکے رسول پر ایمان لائے پھر

رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ

انھوں نے اس میں کسی طرح کا شک و شبہہ نہ کیا اور اپنے مال سے اور اپنی جانوں سے خدا

اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾

کی راہ میں جہاد کیا یہی لوگ (دعوائے ایمان میں) سچے ہیں (اے رسولؐ ان سے) پوچھو تو کہ کیا تم

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي

خدا کو اپنی دینداری جتاتے ہو اور خدا تو جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾

(غرض سب کچھ) جانتا ہے اور خدا ہر چیز سے خبردار ہے (اے رسولؐ)

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ

تم پر یہ لوگ اسلام لانے کا احسان جتاتے ہیں تم (صاف) کہدو کہ تم اپنے اسلام کا مجھ پر احسان

اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ

نہ جتاؤ (بلکہ) اگر تم (دعوائے ایمان میں) سچے ہو تو (سمجھو کہ) خدا نے تم پر احسان کیا[۲] کہ اُس نے تم کو

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)
کی ماں کو بُرے الفاظ سے یاد کیا یہ اُس کو سخت ناگوار گذرا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲ رضہ رضہ رضہ

[۲] حضرت عائشہ و حفصہ صفیہ کو اکثر طعنہ دیا کرتیں کہ تو یہودی کی بیٹی ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

[۳] ایک دفعہ سفر میں حضرت رسولؐ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ بھی تھے ان دونوں نے حضرت سلمانؓ وغیرہ کی غیبت کی اس کے بعد کھانے کے وقت کسی آدمی کو سالن کے لئے حضرتؐ کے پاس بھیجا تو آپؐ نے جواب دیا وہ دونوں تو گوشت سے خوب پیٹ بھر چکے اب سالن کیا ہوگا اُس نے جاکر ان دونوں صاحبوں سے بیان کیا تو ان کو بڑی حیرت ہوئی اور دوڑے ہوئے حضرتؐ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے یا حضرت ہم لوگوں نے تو ایک عرصے گوشت کھایا تک نہیں کھانا کیسا آپؐ نے فرمایا اب تک تم دونوں کے دانتوں میں وہ گوشت بھرا ہوا ہے کیا تم دونوں نے فلاں کی غیبت کر کے اس کا گوشت نہیں کھایا اس پر یہ لوگ شرمائے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۹۵ مطبوعہ مصر۔ ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا)

[۱] یہ قبیلہ بنی اسد کا حال ہے جو قحط کے زمانہ میں فاقہ کرتے کرتے گھبرا کر مدینہ میں آگئے تھے اور حضرت رسولؐ سے اسلام کا اقرار کیا تھا وہ بھی محض اس وجہ سے کہ انکو کھانے کو کچھ ملے ورنہ دلمیں ایمان سے کچھ بحث نہ تھی خیر یہ تو ایک واقعہ تھا مگر سچ یوں ہے کہ خدا نے اس آیت میں ایمان و اسلام کا فرق بھی بتا دیا ہے ظاہری فرق ایک تو یہی ہے کہ اسلام صرف زبان سے اقرار کا نام ہے اور ایمان دل سے ماننے کا دوسرا فرق یہ بھی ہے کہ اسلام صرف تقلیدی طور پر مان لینے کا نام ہے اور ایمان دلائل سے اعتقادات درست کر لینے کو کہتے ہیں اور شاید اسی وجہ سے نمازیت میں اللھم (باقی آئندہ)

ہدایت کرکے خدا نے احسان کیا

لِلْاِیْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ غَیْبَ

ایمان کا رستہ دکھایا۔ بیشک خدا تو سارے آسمان اور زمین کی چھپی ہوئی باتوں کو

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ع ۱۸

جانتا ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اُسے دیکھ رہا ہے۔

اٰیَاتُهَا ۴۵ سُوْرَةُ قٓ مَكِّیَّةٌ (۳۴) رُكُوْعَاتُهَا ۳

سورۂ قٓ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ۝ ۱ بَلْ عَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ

قٓ۔ قرآن مجید کی قسم (محمدؐ پیغمبر ہیں) لیکن ان (کافروں) کو تعجب ہے کہ ان ہی

مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَیْءٌ

میں ایک (عذاب سے) ڈرانے والا (پیغمبر) اُنکے پاس آگیا تو کفار کہنے لگے یہ تو ایک

عَجِیْبٌ ۝ ۲ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِیْدٌ ۝ ۳

عجیب بات ہے بھلا جب ہم مرجائیں گے اور (سڑ گل کر) مٹی ہو جائینگے تو پھر یہ دوبارہ زندہ ہونا

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ

(عقل سے) بعید (بات) ہے انکے جسموں سے زمین جس چیز کو (کھا کھا کر) کم کرتی ہے وہ ہم کو معلوم ہے اور

حَفِیْظٌ ۝ ۴ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ

ہمارے پاس تو تحریری یادداشت کتاب (لوح) محفوظ (موجود) ہے مگر جب انکے پاس دین حق آپہنچا تو

فِیْۤ اَمْرٍ مَّرِیْجٍ ۝ ۵ اَفَلَمْ یَنْظُرُوْۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ

انھوں نے اُسے جھٹلایا تو وہ لوگ ایک ایسی بات میں (اُلجھے ہوئے) ہیں جسے قرار نہیں تو کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر آسمان کیطرف

كَیْفَ بَنَیْنٰهَا وَزَیَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝ ۶ وَ

نظر نہیں کی کہ ہم نے اسکو کیونکر بنایا اور اُسکو (کیسی) زینت دی اور اُسمیں کہیں شگاف تک نہیں اور زمین کو ہم نے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)
اغفر للمومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات وارد ہے اور مقصود مسلمین و مسلمات سے بھی مومنین ہی ہیں یعنی وہ مومنین جو جہالت کی وجہ سے دلائل کو نہیں جانتے صرف اہل علم سے سنکر دل سے اعتقادات کو مانتے ہیں۔ دوسرے لوگ مراد نہیں ہیں۔ تیسرا فرق یہ بھی ہے کہ جو لوگ صرف توحید نبوت قیامت کا اقرار کرتے ہیں وہ مسلم ہیں اور جو ان چیزوں کے ساتھ عدل و امامت کے بھی قائل ہیں وہ مومن ہیں اس کے علاوہ اور بھی بہت سے فرق علماء نے بیان کئے ہیں دیکھو کتب امامیہ۔ ۱۲

حضرت کی رسالت

۵ اسی مطلب کو سعدی نے دوسرے لفظوں میں کیا خوب ادا کیا ہے ؎

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی
منت شناس ازو کہ بخدمت گذاشت

لوح محفوظ

(حاشیہ صفحہ ھذا)
۱ اس سورہ میں حضرتؐ کی رسالت۔ لوح محفوظ۔ خدا کی قدرتیں خدا بندوں کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے کراماً کاتبین کا ذکر حضرت رسولؐ و حضرت علیؑ کے مدارج۔ نماز پنجگانہ۔ قیامت کا تذکرہ وغیرہ مذکور ہے۔

الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا

پھیلایا اور اُس پر بوجھل پہاڑ رکھ دیئے اور اُس میں ہر طرح کی خوشنما چیزیں

فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ

اگائیں تاکہ تمام رجوع لانے والے (بندے) ہدایت اور عبرت

عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا

حاصل کریں۔ اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی برسایا تو اُس سے

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝ وَالنَّخْلَ

باغ (کے درخت) اُگائے اور کھیتی کا اناج اور لمبی لمبی کھجوریں جس کا بور باہم

بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا

گتھا ہوا ہوتا ہے (یہ سب کچھ) بندوں کی روزی دینے کے لئے (پیدا کیا) اور

بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ

پانی ہی سے ہم نے مُردہ شہر (افتادہ زمین) کو زندہ کیا اسی طرح (قیامت میں مردوں کو) نکلنا ہوگا

قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۝ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ

اُن سے پہلے نوح کی قوم اور رَسّ والوں [1] اور (قوم) ثمود نے اپنے اپنے پیغمبر کو جھٹلایا اور (قوم)

وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۝ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ

عاد اور فرعون اور لوط کی قوم اور بن کے رہنے والوں (قوم شعیب) اور تبع کی قوم (ان) سب نے

كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ۝ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ

(اپنے اپنے) پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہمارا (عذاب کا) وعدہ پورا ہو کر رہا تو کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے

الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ وَلَقَدْ

تھک گئے ہیں (ہرگز نہیں) مگر یہ لوگ از سرِ نو (دوبارہ) پیدا کرنے کی نسبت شک میں پڑے ہیں۔ اور

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ

بیشک ہم ہی نے انسان کو پیدا کیا اور جو خیالات اُس کے دل میں گذرتے ہیں ہم ان کو جانتے ہیں

[1] ان سب کے قصے بہ تفصیل مذکور ہو چکے ہیں۔ ۱۲ - ۱۲

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ يَتَلَقَّى

اور ہم تو اُس کی شہرگ سے بھی زیادہ قریب ہیں جب (وہ کوئی کام کرتا ہے تو) دو لکھنے والے (کراماً

الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا

کاتبین) جو (اُسکے) داہنے بائیں بیٹھے ہیں لکھ لیتے ہیں کوئی بات اس کی زبان پر

يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ

نہیں آتی مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار رہتا ہے۔ موت کی بیہوشی یقیناً طاری

سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾

ہوگی (تو ہم بتادیں گے کہ) یہی تو وُہ (حالت) ہے جس سے تو بھاگا کرتا تھا

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾ وَجَآءَتْ

اور صُور پھونکا جائے گا یہی (عذاب کے) وعدہ کا دن ہے اور ہر شخص (ہمارے سامنے اسطرح) حاضر

كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ

ہوگا کہ اُسکے ساتھ ایک (فرشتہ) ہنکانیوالا ہوگا اور ایک (اعمال کا) گواہ اُس سے کہا جائیگا کہ اُس

غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ

(دن) سے تو غفلت میں پڑا تھا تو اب ہم نے تیرے سامنے سے پردے کو ہٹا دیا تو آج

الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾

تیری نگاہ بڑی تیز ہے اور اُسکا ساتھی (فرشتہ) کہے گا یہ (اس کا عمل) جو میرے پاس ہے حاضر ہے

اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ

(تب حکم ہوگا کہ) تم دونوں [1] ہر سرکش ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو جو (واجب حقوق سے) مال میں

مُّرِيْبِ ﴿۲۵﴾ ۙ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ

بخل کرنیوالا حد سے بڑھنے والا (دین میں) شک کرنیوالا تھا جسنے خدا کے ساتھ دوسرے معبود بنا رکھے

فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ

تھے تو اب دونوں اسکو سخت عذاب میں ڈال ہی دو (اُس وقت) اس کا ساتھی (شیطان) کہے گا پروردگارا

خدا شہ رگ سے بھی زیادہ قریب

کراماً کاتبین

[1] شریک بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک دفعہ ابو محمد اعمش کے مرض الموت میں عیادت کو گئے تھے کہ حضرت ابو حنیفہ اور ابن ابی لیلےٰ اور ابن شبرمہ یہ بھی آگئے تو ابو حنیفہ اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور نصیحتاً اُن سے کہا۔ اے ابو محمد خدا سے ڈرو تمہارے لئے آخرت کا پہلا دن اور دُنیا کا آخر دن ہے اور تم بہت سی حدیثیں ایسی علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں بیان کیا کرتے تھے کہ اگر تم سکوت کرتے تو اچھا تھا یہ سنکر اعمش کو غصہ آگیا اور کہنے لگے کیا میرے سے آدمی کو ایسی بات کہی جاسکتی ہے مجھے ذرا کمیسے لگا کر بٹھا تو دو اُس کے بعد کہنے لگے مجھ سے ابو المتوکل نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا۔ تو مجھ سے اور علیؑ سے کہا جائے گا کہ اپنے دوستوں کو بہشت میں داخل کرو اور اپنے دشمنوں کو جہنم واصل کرو اور یہی مطلب ہے خدا کے قول والقیا فی جھنم کل کفار عنید دیکھو مسند امام احمد ابن حنبل۔ ۱۲

حضرت رسولؐ و حضرت علیؑ کے علاوہ

وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا

ہمنے اُسکو گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ تو خود سخت گمراہی میں مبتلا تھا (اُس پر خدا) فرمائیگا ہمارے سامنے جھگڑے

لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾ مَا يُبَدَّلُ

نہ کرو میں تو تم لوگوں کو پہلے ہی (عذاب سے) ڈرا چکا تھا میرے یہاں بات بدلا

الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ نَقُوْلُ

نہیں کرتی اور نہ میں بندوں پر (ذرہ برابر) ظلم کرنے والا ہوں اُس دن ہم دوزخ سے

لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾

پوچھیں گے کہ تو بھر چکی اور وہ کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے اور

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾ هٰذَا مَا

بہشت پرہیزگاروں کے بالکل قریب کردی جائیگی یہی تو وہ بہشت ہے جس کا تم میں

تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾ مَّنْ خَشِيَ

سے ہر ایک (خدا کی طرف) رجوع کرنیوالے (حدود کی) حفاظت کرنیوالے سے وعدہ کیا جاتا ہے

الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ﴿۳۳﴾ ادْخُلُوْهَا

تو جو شخص خدا سے بے دیکھے ڈرتا رہا اور (خدا کی طرف) رجوع کرنیوالا دل لے کر آیا۔ اسکو حکم ہوگا کہ اس

بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا

میں صحیح سلامت داخل ہو جاؤ یہی تو ہمیشہ رہنے کا دن ہے اسمیں یہ لوگ جو چاہیں گے اُن کے لئے حاضر

وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ

ہے اور ہمارے ہاں تو (اس سے بھی) زیادہ ہے اور ہم نے ان سے پہلے کتنی امتیں ہلاک کر ڈالیں جو ان

اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۶﴾

سے قوت میں کہیں بڑھ کر تھیں تو ان لوگوں نے (موت کے خوف سے) تمام شہروں کو چھان مارا کہ بھلا کہیں بھی بھاگنے کا

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى

ٹھکانا ہے اس میں شک نہیں کہ جو شخص (آگاہ) دل رکھتا ہے یا کان لگا کر حضور قلب سے

السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ

سنتا ہے اسکے لئے اس میں (کافی) نصیحت ہے اور ہم ہی نے یقیناً سارے آسمانوں اور زمین اور

الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ

جو کچھ اُن دونوں کے بیچ میں ہے چھ دن میں پیدا کئے اور تکان تو ہم کو چھو بھی نہیں

لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ

گئی تو (اے رسول) جو کچھ یہ (کافر) لوگ بکا کرتے ہیں اسپر تم صبر کرو اور آفتاب ۱؎ کے نکلنے

رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿۳۹﴾ وَمِنَ

سے پہلے اور (اس کے) غروب سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کیا کرو اور تھوڑی دیر

الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ

رات کو بھی اور نماز کے بعد بھی اس کی تسبیح ۲؎ کرو اور کان لگا کر سن رکھو کہ جس دن پکارنیوالا

الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۴۱﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ

(اسرافیل) نزدیک ہی کی جگہ سے آواز دیگا (کہ اُٹھو) جس دن لوگ ایک سخت چیخ کو بخوبی سُن لیں

بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ

گے وہی دن (لوگوں کے) قبروں سے نکلنے کا ہوگا بے شک ہم ہی (لوگوں کو) زندہ کرتے ہیں۔

وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿۴۳﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۭ

اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف پھر کر آنا ہے جس دن زمین (انکے اوپر سے) پھٹ جائیگی اور یہ جھٹ پٹ

ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ

نکل کھڑے ہونگے یہ ہے اُٹھانا اور جمع کرنا اور ہم پر بہت آسان ہے (اے رسول) یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں

اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۣ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾

ہم اُسے خوب جانتے ہیں اور تم ان کو جبر تو دیتے نہیں ہو تو جو ہمارے (عذاب کے) وعدے سے ڈرے اسکو تم قرآن کے ذریعہ نصیحت کرتے رہو۔

اٰيَاتُهَا (۵۱) سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ (۶۷) رُكُوْعَاتُهَا

سورۂ ۵۱ ذاریات مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

۱؎ اس آیت سے ممکن ہے کہ نماز پنجگانہ مراد ہو۔ قبل طلوع سے نماز صبح اور قبل غروب سے ظہر و عصر اور لیل سے نماز مغرب و عشاء اور بعض نے نماز تہجد مراد لی ہے۔ ۱۲

۲؎ ایک حدیث میں اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر صبح و شام دس مرتبہ اس تسبیح کو پڑھو۔ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر۔

۳؎ مطلب یہ ہے کہ اس کی آواز ایسی ہوگی کہ ہر شخص یہ سمجھے گا کہ قریب ہی سے کسی نے پکارا ہے۔ ۱۲

۴؎ اس سورہ میں حضرت کی رسالت۔ پرہیزگاروں کی مدح۔ حضرت ابراہیمؑ کے مہمان۔ حضرت لوطؑ کی قوم۔ حضرت موسیٰؑ کا تذکرہ۔ قوم ثمود کا ذکر۔ جن وانس کی عبادت کا حکم۔ کفار کی مذمت وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

نماز پنجگانہ کا حکم

قیامت کا تذکرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۙ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۙ﴿۲﴾ فَالْجٰرِيٰتِ

اُن (ہواؤں کی قسم) جو (بادلوں کو) اڑا کر تتر بتر کر دیتی ہیں پھر (پانی کا) بوجھ اٹھاتی ہیں پھر آہستہ آہستہ

يُسْرًا ۙ﴿۳﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۙ﴿۴﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾

چلتی ہیں پھر ایک ضروری چیز (بارش) کو تقسیم کرتی ہیں کہ تم سے جو وعدہ کیا جاتا ہے ضرور بالکل سچا ہے

وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ﴿۷﴾ اِنَّكُمْ

اور (اعمال کی) جزا (سزا) ضرور ہوگی اور آسمان کی قسم جس میں رستے ہیں کہ (اے اہل مکہ) تم لوگ ایک

لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ﴿۸﴾ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۙ﴿۹﴾ قُتِلَ

ایسی مختلف بے جوڑ بات میں پڑے ہو کہ اس سے وہی پھیرا جائیگا (گمراہ ہوگا) جو (خدا کے علم میں)

الْخَرّٰصُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾ يَسْـَٔلُوْنَ

پھیرا جا چکا ہے اٹکل دوڑانیوالے ہلاک ہوں جو غفلت میں بھولے ہوئے (پڑے) ہیں پوچھتے ہیں کہ جزا

اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ؕ﴿۱۲﴾ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۙ﴿۱۳﴾

کا دن کب ہوگا اس دن (ہوگا) جب اُن کو (جہنم کی) آگ میں عذاب دیا جائے گا (اور

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۙ﴿۱۴﴾

اُن سے کہا جائے گا) اپنے عذاب کا مزہ چکھو یہ وہی ہے جس کی تم جلدی مچایا کرتے تھے

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۙ﴿۱۵﴾ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ

بیشک پرہیزگار لوگ (بہشت کے) باغوں اور چشموں میں (عیش کرتے) ہونگے جو ان کا پروردگار انہیں عطا

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ؕ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ

کرتا ہے یہ (خوش خوش) لے رہے ہیں یہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) نیکوکار تھے (عبادت کی وجہ سے) رات کو

الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۙ﴿۱۷﴾ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۙ﴿۱۸﴾

بہت ہی کم سوتے تھے اور پچھلے پہر کو اپنی مغفرت کی دعائیں کرتے تھے اور اُن کے مال میں

اے مطلب یہ ہے کہ تم لوگ بالکل بے ٹھکانے باتیں کرتے ہو کبھی کہتے ہو کہ یہ ایک قسم کا جادو ہے کبھی کہتے ہو کہ یہ محض خیالی باتیں اور شعر ہے کبھی کہتے ہو کہ محمدؐ کے جی کا گڑھا ہوا ہے کبھی کہتے ہو کہ اس کو دوسرا بنا کر دیتا ہے کبھی کہتے ہو کہ یہ دیوانہ کی بڑ اس ہے کبھی کہتے ہو کہ یہ اگلوں کا افسانہ ہے غرض تمہاری بے جوڑ باتوں سے تو وہی بہکتا ہے جو گمراہ ازلی ہے۔ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

پرہیزگاروں کی مدح

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ وَفِي الْاَرْضِ

مانگنے والے اور نہ مانگنے والے (دونوں کا) حصہ تھا اور یقین کرنے والے کے لئے زمین میں

اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ

(قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور خود تم میں بھی ہیں تو کیا تم دیکھتے نہیں اور

فِي السَّمَاۗءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَوَرَبِّ السَّمَاۗءِ وَ

تمہاری روزی اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آسمان میں [1] ہے تو آسمان اور زمین کے

الْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ هَلْ

مالک کی قسم یہ (قرآن) بالکل ٹھیک ہے جس طرح تم باتیں کرتے ہو کیا تمہارے پاس ابراہیم

اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا

کے معزز مہمانوں (فرشتوں) کی بھی خبر پہنچی ہے کہ جب وہ لوگ ان کے پاس آئے تو کہنے

عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾

لگے سلام (علیکم) تو ابراہیم نے بھی (علیکم) سلام کیا (دیکھا تو) ایسے لوگ جن سے جان نہ پہچان پھر

فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَاۗءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ

اپنے گھر جا کر جلدی سے (بھنا ہوا) ایک موٹا تازہ بچھڑا لے آئے اور اسے اُنکے آگے رکھدیا پھر کہنے لگے

قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا

آپ لوگ تناول کیوں نہیں کرتے (اس پر بھی نہ کھایا) تو ابراہیم نے جی ہی جی میں ڈرے وہ لوگ بولے آپ

تَخَفْ ۭ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ

اندیشہ نہ کریں اور ان کو ایک دانشمند لڑکے کی خوشخبری دی تو (یہ سنتے ہی) ابراہیم کی بی بی (سارہ) چلاتی

فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾

ہوئی ان کے سامنے آئی اور اپنا منہ پیٹ لیا کہنے لگی (اے ہے) ایک تو (میں) بڑھیا (اس پر) بانجھ

قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾

لڑکا کیونکر ہوگا فرشتے بولے تمہارے پروردگار نے یوں ہی فرمایا ہے وہ بیشک حکمت والا واقفکار ہے۔

وقف لازم

حضرت ابراہیمؑ کے مہمان

[1] روزی کے آسمان میں ہونے کا یہ مطلب ہے کہ آسمان ہی سے پانی برستا آفتاب، مہتاب اور ستاروں کا اثر جو نباتات پر پڑتا ہے وہ بھی آسمان ہی میں ہیں اور جس کا وعدہ کیا جاتا ہے یعنی بہشت دوزخ ثواب اور عذاب وغیرہ ۱۲